Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 65

شمارہ 27

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

1/ شوال 1437 ہجری قمری 7/ وفا 1395 ہجری شمسی 7/ جولائی 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ حضور انور نے 1/ جولائی 2016 کو مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ کا کلام ایک قوی تاثیر اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک میخ فولادی کی طرح دل میں دھنس جاتا ہے اور دل پر ایک پاک اثر کرتا ہے اور دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور جس پر نازل ہوتا ہے اُس کو مردِ میدان کر دیتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یاد رہے کہ خدا کے مکالمات ایک خاص برکت اور شوکت اور لذّت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور چونکہ خدا سمیع وعلیم ورحیم ہے اس لئے وہ اپنے متقی اور راستباز اور وفادار بندوں کو اُن کے معروضات کا جواب دیتا ہے اور یہ سوال و جواب کئی گھنٹوں تک طول پکڑ سکتے ہیں جب بندہ عجز و نیاز کے رنگ میں ایک سوال کرتا ہے تو اس کے بعد چند منٹ تک اس پر ایک ربودگی طاری ہو کر اس ربودگی کے پردہ میں اُس کو جواب مل جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے بندہ اگر کوئی سوال کرتا ہے تو پھر دیکھتے دیکھتے اس پر ایک اور ربودگی طاری ہو جاتی ہے اور بدستور اس کے پردہ میں جواب مل جاتا ہے۔ اور خدا ایسا کریم اور رحیم اور حلیم ہے کہ اگر ہزار دفعہ بھی ایک بندہ کچھ سوالات کرے تو جواب مل جاتا ہے۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ بے نیاز بھی ہے اور حکمت اور مصلحت کی بھی رعایت رکھتا ہے اِس لئے بعض سوالات کے جواب میں اظہار مطلوب نہیں کیا جاتا اور اگر یہ پوچھا جاوے کہ کیونکر معلوم ہو کہ وہ جوابات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں نہ شیطان کی طرف سے۔ اِس کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں۔

ماسوا اس کے شیطان گُنگا ہے اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا اور گُنگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہو سکتا صرف ایک بدبودار پیرایہ میں فقرہ دو فقرہ دل میں ڈال دیتا ہے۔ اس کو ازل سے یہ توفیق ہی نہیں دی گئی کہ لذیذ اور باشوکت کلام کر سکے اور یا چند گھنٹہ تک سلسلہ کلام کا سوالات کے جواب دینے میں جاری رکھ سکے۔ اور وہ بہرہ بھی ہے ہر ایک سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور وہ عاجز بھی ہے اپنے الہامات میں کوئی قُدرت اور اعلیٰ درجہ کی غیب گوئی کا نمونہ دکھلا نہیں سکتا۔☆ اور اُس کا گلا بھی بیٹھا ہوا ہے پُرشوکت اور بلند آواز سے بول نہیں سکتا۔ مخنّثوں کی طرح اُس کی آواز دھیمی ہے انہیں علامات سے شیطانی وحی کو شناخت کر لو گے۔ لیکن خدا تعالیٰ گُنگے اور بہرے اور عاجز کی طرح نہیں وہ سنتا ہے اور برابر جواب دیتا ہے اور اُس کے کلام میں شوکت اور ہیبت اور بلندی آواز ہوتی ہے اور کلام پُراثر اور لذیذ ہوتا ہے اور شیطان کا کلام دھیما اور زنانہ اور مُشتبہ رنگ میں ہوتا ہے اس میں ہیبت اور شوکت اور بلندی نہیں ہوتی اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے گویا جلدی تھک جاتا ہے اور اس میں بھی کمزوری اور بُزدلی ٹپکتی ہے۔ مگر خدا کا کلام تھکنے والا نہیں ہوتا اور ہر ایک قسم کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور بڑے بڑے غیبی امور اور اقتداری وعدوں پر مشتمل ہوتا ہے اور خدائی جلال اور عظمت اور قُدرت اور قُدوسی کی اُس سے بُو آتی ہے۔ اور شیطان کے کلام میں یہ خاصیت نہیں ہوتی۔ اور نیز خدا تعالیٰ کا کلام ایک قوی تاثیر اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک میخ فولادی کی طرح دل میں دھنس جاتا ہے اور دل پر ایک پاک اثر کرتا ہے اور دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور جس پر نازل ہوتا ہے اُس کو مرد میدان کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُس کو تیز تلوار کے ساتھ ٹکڑہ ٹکڑہ کر دیا جاوے یا اُس کو پھانسی دیا جاوے یا ہر ایک قسم کا دُکھ جو دنیا میں ممکن ہے پہنچایا جاوے اور ہر ایک قسم کی بے عزتی اور توہین کی جائے یا آتش سوزاں میں بٹھایا جاوے یا جلایا جاوے وہ کبھی نہیں کہے گا کہ یہ خدا کا کلام نہیں جو میرے پر نازل ہوتا ہے کیونکہ خدا اُس کو یقین کامل بخش دیتا ہے اور اپنے چہرہ کا عاشق کر دیتا ہے اور جان اور عزت اور مال اُس کے نزدیک ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ایک تنکا۔ وہ خدا کا دامن نہیں چھوڑتا اگرچہ تمام دنیا اُس کو اپنے پیروں کے نیچے کُچل ڈالے اور توکل اور شجاعت اور استقامت میں بے مثل ہوتا ہے مگر شیطان سے الہام پانے والے یہ قوت نہیں پاتے وہ بُزدل ہوتے ہیں کیونکہ شیطان بُزدل ہے۔

☆ یہ سوال کہ آیا شیطانی خواب یا الہام میں کوئی غیبی خبر ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ شیطانی خواب یا الہام میں جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہوتا ہے کبھی خبر غیب تو ہو سکتی ہے مگر وہ تین علامتیں اپنے ساتھ رکھتی ہے (۱) اوّل یہ کہ وہ غیب کوئی اقتداری غیب نہیں ہوتا جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اس قسم کے غیب ہوتے ہیں کہ فلاں شخص جو شرارت سے باز نہیں آتا ہم اُس کو ہلاک کریں گے۔ اور فلاں شخص جس نے صدق دکھلایا ہم اُس کو ایسی ایسی عزت دیں گے اور ہم اپنے نبی کی تائید کے لئے فلاں فلاں نشان دکھلائیں گے اور ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا اور ہم منکروں پر فلاں عذاب وارد کریں گے اور مومنوں کو اس طور کی فتح اور نصرت دیں گے۔ یہ اقتداری غیب ہیں جو حکومت کی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ایسی پیشگوئیاں شیطان نہیں کر سکتا۔ (۲) دوسرے شیطانی خواب یا الہام بخیل کی طرح ہوتا ہے اس میں کثرت سے غیب نہیں ہوتا اور رحمانی ملہم کے مقابل پر ایسا شخص بھاگ جاتا ہے کیونکہ رحمانی ملہم کے مقابل پر اس کا غیب اس قدر قلیل المقدار ہوتا ہے جیسا کہ سمندر کے مقابل پر ایک قطرہ۔ (۳) تیسرے اکثر اُس پر جھوٹ غالب ہوتا ہے۔ مگر رحمانی خواب یا الہام پر سچ غالب ہوتا ہے یعنی اگر کل الہامات کو دیکھا جائے تو رحمانی الہام میں کثرت سچ کی ہوتی ہے اور شیطانی میں اس کے برخلاف۔ اور ہم نے کُل کا لفظ رحمانی خوابوں یا الہاموں کی نسبت اس لئے استعمال نہیں کیا کہ ان میں بھی بعض الہام یا خواب متشابہات کے رنگ میں ہوتے ہیں یا اجتہادی طور پر کوئی غلطی ہو جاتی ہے اور جاہل نادان ایسی پیشگوئیوں کو جھوٹ سمجھ لیتے ہیں اور ان کا وجود محض ابتلا کے لئے ہوتا ہے۔ اور بعض ربّانی پیشگوئیاں وعید کی قسم سے ہوتی ہیں جن کا تخلّف جائز ہوتا ہے۔ اور نیز یاد رہے کہ شیطانی الہام فاسق اور ناپاک آدمی سے مناسبت رکھتا ہے۔ مگر رحمانی الہامات کی کثرت صرف اُن کو ہوتی ہے جو پاک دل ہوتے اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، صفحہ نمبر 142 تا 144)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

مبلغ سلسلہ کی بیوی بھی چاہے وہ وقف ہے یا نہیں ہے اُس کو بھی واقف زندگی کی طرح زندگی گزارنی چاہئے

پس دونوں کو جہاں بھی ان کی پوسٹنگ ہو وہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے بہترین نمونے قائم کرنے ہیں اور جماعت کی تربیت کی ذمہ داری کو بھی احسن رنگ میں ادا کرنا ہے اور صبر اور حوصلہ سے ایک دوسرے کی کمزوریوں کو برداشت بھی کرنا ہے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 راپریل 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان قائم ہونے والے رشتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان سے آئندہ نیک نسل چلائے۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ مدیحہ عمر (واقفہ نو) بنت مکرم عمر رسول صاحب کا ہے جو عزیزم منصور احمد ملک مربی سلسلہ آئس لینڈ کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

منصور ملک جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل پہلے بیچ کے مبلغ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئس لینڈ میں خدمت بجالا رہے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا۔ مبلغ سلسلہ کی ذمہ داریاں جہاں جماعت کی تربیت کی ہوتی ہیں وہاں سب سے پہلے اس کو اپنا نمونہ قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور جماعت میں آجکل عائلی مسائل بعض لحاظ سے بڑھنے شروع ہوئے ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے مبلّغین اور مربیان کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کہ جب بھی اُن کو موقع ملے تو وہ اس بارہ میں سمجھائیں کہ احمدی کی کیا ذمہ داری ہونی چاہئے اور سمجھانے کا اثر تبھی قائم ہوتا ہے جب خود اپنے نمونے قائم کئے جائیں۔ پس اس لحاظ سے مبلغ کی اور مربی کی یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور مبلغ سلسلہ کی بیوی بھی چاہے وہ واقفۂ نو ہے یا نہیں ہے، وقف ہے یا نہیں ہے اُس کو بھی واقف زندگی کی طرح زندگی گزارنی چاہئے۔ پس دونوں کو جہاں بھی ان کی تعیناتی ہو، جہاں بھی پوسٹنگ ہو وہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے بہترین نمونے قائم کرنے ہیں اور جماعت کی تربیت کی ذمہ داری کو بھی احسن رنگ میں ادا کرنا ہے اور صبر اور حوصلہ سے ایک دوسرے کی کمزوریوں کو، ظاہر ہے کہ ایک انسان ہے، بشری تقاضے ہیں، کمزوریاں ہوتی ہیں ایک دوسرے کی کمزوریوں کو برداشت بھی کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نتاشہ فاطمہ کھوکھر بنت مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر کینیڈا کا ہے جو عزیزم محمد عدنان ملک (واقف نو) ابن ڈاکٹر خلیل ملک صاحب امریکہ کے ساتھ پندرہ ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جیسا کہ میں نے بتایا سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب جو عزیزہ کے والد ہیں، نائب امیر ہیں اور ان کی والدہ بھی کینیڈا کی نائب صدر لجنہ ہیں، سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ اسی طرح عزیزم محمد عدنان ملک جو ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا عبدالکریم صاحب چٹھی مسیح کے پڑنواسے اور مرزا عبدالسمیع صاحب جو بڑا لمبا عرصہ ربوہ میں سٹیشن ماسٹر بھی رہے اور خدمات سلسلہ بھی بجا لاتے رہے، اُن کے یہ نواسے ہیں۔ مرزا عبدالکریم صاحب کے پڑنواسے اور مرزا عبدالسمیع صاحب کے نواسے۔ بہرحال دونوں خاندان پرانے خدمت سلسلہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (رشتہ) ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ان کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ شہلا عباس کنگ بنت مکرم غلام عباس کنگ صاحب کا ہے جو عزیزم عاتق محمود (واقف نو) ابن مکرم طارق محمود صاحب کے ساتھ بارہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ سارہ ہاشم بنت مکرم محمد اکبر راجہ صاحب کا ہے جو عزیزم علی منصور ابن مکرم ڈاکٹر نصیر احمد منصور صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عائشہ سارہ ہاشم صاحبہ مکرم ہاشم سعید صاحب جو یہاں کی بڑی جانی جانے والی شخصیت تھے۔ سعودی عرب میں بڑا لمبا عرصہ انہوں نے کام کیا۔ یہاں سے جاتے ہوئے ان کو دل کی تکلیف تھی، جہاز سے اترتے ہی ہارٹ اٹیک ہوا اور وہیں وفات ہوگئی۔ انہوں نے وہاں بھی جماعت کی بڑی لمبی خدمات کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور یہ جو عائشہ سارہ بیٹی ہیں یہ ان کی لے پالک بیٹی تھیں اور بڑی اچھی تربیت بھی انہوں نے کی۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو بھی ہاشم صاحب کی تربیت کے نیک اثرات کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ربیعہ یوسف بنت مکرم عبدالرؤوف یوسف صاحب مانچسٹر کا ہے جو عزیزم عتیق شفیق ابن مکرم محمد شفیق صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزہ جو ہے یہ مکرم یوسف خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ پاکستان کی پوتی اور چوہدری نذیر احمد صاحب دارالصدر شمالی کی نواسی ہے۔ چوہدری نذیر صاحب کو بھی بڑا لمبا عرصہ ربوہ میں صدر عمومی کے ساتھ خدمت کی توفیق ملی اور ربوہ کے ایک محلہ کی صدارت کا بھی ان کو موقعہ ملا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان کے کافی وسیع تعلقات تھے۔ اس لحاظ سے بھی ان کو جماعت کی خدمت کی کافی توفیق ملتی رہی۔ اُن حالات میں جبکہ کافی سختیاں تھیں۔ ابھی بھی ہیں سختیاں لیکن جب نیا نیا 84 کا قانون بنا ہے اس کے بعد سختیاں ایک دم زیادہ شدت اختیار کر گئی تھیں۔ تو یہ بچی ان چوہدری نذیر صاحب کی نواسی ہے اور عزیزم عتیق شفیق مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب کے نواسے ہیں جو خادم سلسلہ تھے اور بڑا لمبا عرصہ ان کو جامعہ میں پڑھانے کی توفیق ملی۔ اور حدیث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کتاب بھی لکھی ہوئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان دونوں، لڑکا لڑکی کو بھی اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے اور آئندہ نسلیں بھی نیک صالح پیدا ہوں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 راپریل 2016 بروز سوموار بوقت 11:30 بجے دن مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ امۃ المتین صاحبہ

(بنت مکرم فیض محمد صادق صاحب آف مچم، یوکے)

4 راپریل 2016 کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور محترم مولانا نسیم سیفی صاحب مرحوم کی بھتیجی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والی، خداترس، غربا کی مدد کرنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ آپ کو اپنے ضعیف والد کی خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں والد کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم شمس الدین خان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت صوبہ سرحد)

14 رمارچ 2016 کو 92 سال کی عمر میں پشاور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ متوکل علی اللہ، عبادت گزار، دعا گو اور صاحب رؤیا وکشوف تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کیلئے محبت اور غیرت کا بھرپور جذبہ رکھتی تھیں۔ خدمتِ دین کا بھی خاص شوق تھا۔ بیس سال صوبائی صدر لجنہ رہیں۔ لجنہ کی ممبرات کے ساتھ بہت پیار کا تعلق تھا۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا۔ 1969 میں بیوہ ہوگئیں لیکن نامساعد حالات کا نہایت ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا اور اپنی اولاد کی بھی اچھی نیک تربیت کی۔ سب خدا کے فضل سے خلافت اور نظام سلسلہ سے جڑے ہوئے اور جماعت کے فعال ممبر ہیں۔ آپ بڑی مہمان نواز، مخیر اور ہمہ گیر شخصیت کی حامل نہایت نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد علی صاحب امیر ضلع پشاور کی خوشدامنہ تھیں۔

(2) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم سید منظور شاہ صاحب عامل مرحوم درویش قادیان)

3 راپریل 2016 کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند اور تلاوت قرآن کریم میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ واقف زندگی خاوند کے ساتھ نہایت وفا اور صبر وشکر کے ساتھ زندگی بسر کی۔ غریبوں اور حاجتمندوں کی ہمدرد، بڑی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبشر احمد صاحب عامل صدر عمومی قادیان کی والدہ تھیں۔ اسی طرح آپ کے ایک بیٹے کو بطور نائب صدر حلقہ مبارک (قادیان) اور ایک بیٹے کو نائب صدر انصار اللہ فرانس خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ نیز آپ کے دو پوتے مربی سلسلہ اور دو پوتے جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(3) مکرمہ پروین یعقوب خان صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد یعقوب خان صاحب، آف کینیڈا)

13 رمارچ 2016 کو کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ آپ کو مجلس نصرت

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ذریعہ ہے ویسا ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے‘‘ پس صرف رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کی وجہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسے تقویٰ سیکھنے، تقویٰ کی زندگی بسر کرنے اور قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنانے کی کوشش نہ کی جائے اور جب یہ صورت ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے رمضان میں پیدا کیا ہوا تعلق صرف رمضان تک محدود نہیں ہوگا بلکہ مستقل تبدیلی کے اثرات ظاہر ہوں گے

دعاؤں کی قبولیت کی شرائط، اس کے اصول اور فلسفہ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات عالیہ کے حوالہ سے بصیرت افروز تذکرہ اور احباب جماعت کو اہم نصائح

مکرم راجہ غالب احمد صاحب (آف لاہور) اور مکرم ملک محمد احمد صاحب (آف جرمنی) کی وفات، مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17؍جون 2016ء بمطابق 17 احسان 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرۃ: 187)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

یہ آیت روزے رکھنے کے حکم، اس کی شرائط اور اس سے متعلق احکامات کی آیات کے قریباً بیچ میں رکھ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان اور دعاؤں کی قبولیت کے خاص تعلق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تعلق کو یوں بیان فرمایا کہ ’’روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ذریعہ ہے ویسا ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔‘‘ (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 308)

پس صرف رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کی وجہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسے تقویٰ سیکھنے، تقویٰ سے زندگی بسر کرنے اور قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنانے کی کوشش نہ کی جائے۔ اور جب یہ صورت ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے رمضان میں پیدا کیا ہوا تعلق صرف رمضان تک محدود نہیں ہوگا بلکہ مستقل تبدیلی کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی اس آیت میں بتایا ہے کہ مَیں قریب ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں شیطان جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ قریب آجاتا ہے۔ نچلے آسمان پر آجاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل يقول رمضان او شهر رمضان...... حدیث 1899 و صحیح بخاری کتاب التهجد باب الدعاء و الصلاة من أخر الليل حديث 1145)

لیکن کن کے قریب آتا ہے؟ ان کے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کو محسوس کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتا لگاتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کے لئے لبّیک کہتے ہیں۔ اس بات پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سب طاقتوں والا ہے۔ اگر مَیں اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کے لئے خالص ہوتے ہوئے اس سے مانگوں گا تو وہ میری دعائیں سنے گا۔

پس اللہ تعالیٰ بیشک اپنے بندوں کے سوال کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ مَیں قریب ہوں، میں اپنے بندے کی دعاؤں کو سنتا ہوں اور اس مہینہ میں خاص طور پر تمہارے قریب آ گیا ہوں مجھے پکارو لیکن اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے مجھے پکارنے سے پہلے یہ شرط ہے کہ میری سنو۔ میرے احکامات پر عمل کرو۔ اور میری تمام طاقتوں پر کامل یقین اور ایمان رکھو۔ اِن شرائط پر تمہیں عمل کرنا ہوگا۔

پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم دعا کرتے ہیں دعائیں قبول نہیں ہوتیں وہ اپنے جائزے بھی لیتے ہیں؟ کہ انہوں نے کہاں تک خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا ہے؟ اگر ہمارے عمل نہیں۔ ہمارا ایمان صرف رسمی ہے تو پھر ہمارا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو پکارا لیکن ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے کیا شرائط رکھی ہیں: فرمایا کہ ’’پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ مَیں ان کی آواز سنوں‘‘۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 261)

تقویٰ پیدا ہو۔ خدا سے ڈریں۔ خدا کا خوف ہو تو پھر اللہ تعالیٰ آواز سنتا ہے۔ دوسری بات کہ مجھ پر ایمان لائیں۔ کیسا ایمان؟ اس بات پر ایمان کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ خدا کے وجود اور اس کے تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھنے کا تجربہ چاہے انسان کو ہوا ہے یا نہیں ہوا یا خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی تمام طاقتوں کے مالک ہونے کی معرفت عطا ہوئی ہے یا نہیں ہوئی۔ اگر نہیں بھی ہوئی تب بھی ایسا ایمان ہو کہ خدا تعالیٰ ہے اور سب طاقتوں کا مالک ہے۔ گویا ایمان بالغیب ہو۔ اگر پہلے یہ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا عرفان بھی ملے گا جس سے خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کے تمام طاقتوں کے مالک ہونے، اس کا دعاؤں کا جواب دینے کا تجربہ بھی ہو جائے گا۔ پہلے انسان کو اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ قدم بڑھاتا ہے اور پھر ثبوت بھی مہیا ہو جائے گا۔ دعاؤں کی قبولیت کی شرائط، اس کے اصول، اس کا فلسفہ وغیرہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تفصیل سے مختلف مواقع پر روشنی ڈالی ہے۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند حوالے بھی پیش کروں گا جس سے ہم اس مضمون کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے، رمضان میں اسے قرب الٰہی کا ذریعہ بناتے ہوئے اپنا علم و معرفت بھی بڑھا سکتے ہیں اور حقیقی ہدایت پانے والوں میں بھی شامل ہوسکتے ہیں اور رمضان کا حقیقی فیض بھی پاسکتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جو بھی انہوں نے دعائیں کی ہیں وہ ضرور قبول ہونی چاہئیں۔ اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت تو میں نے پہلے کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت کے لئے بعض شرائط رکھی ہیں جنہیں پورا کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اس بات کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ قبولیت کے کیا اصول ہیں اور بعض دفعہ سب شرائط پوری کرنے والوں کی بھی دعا اس طرح قبول نہیں ہوتی جس طرح وہ دعا مانگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’دعا کا اصول یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔ دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ لیکن اگر بچے بیہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارہ مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دل سوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارہ لے کر ہاتھ جلا لے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے؟ ہرگز نہیں۔ اسی اصول سے اجابت دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’مَیں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی جزو مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی۔ یہ بات خوب سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ہمارا علم یقینی اور صحیح نہیں ہوتا۔ بہت سے کام ہم نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں۔ مگر انجامکار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتا ہے۔ غرض یہ کہ خواہشات انسانی سب پر صاد نہیں کر سکتے کہ سب صحیح ہیں۔ (ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ یہ صحیح ہیں) چونکہ انسان سہو اور نسیان سے مرکب ہے (بھول چوک انسان سے ہوتی ہے، فطرت میں ہے) اس لئے ہونا چاہئے اور ہوتا ہے کہ بعض خواہش مضر ہوتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کو منظور کر لے تو یہ امر منصب رحمت کے صریح خلاف ہے۔‘‘

پس انسان تو سمجھتا ہے کہ اس کو ہونا چاہئے لیکن خواہش بعض دفعہ انسان کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے منظور کر لے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جو مقام ہے اس کے یہ بات خلاف ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ تو دعا کرنے والے کے لئے، اپنے بندے کے لئے رحمت چاہتا ہے۔ اگر ہر خواہش اس کی پوری کر لے چاہے اس سے اس کا نقصان ہو رہا ہو تو اس کا جو مقام رحمت ہے وہ بات پھر اس کے خلاف چلی جاتی ہے۔ فرمایا کہ ’’یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے مگر ہر رطب و یابس کو نہیں کیونکہ جوش نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بدنتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں اسے ردّ کر دیتا ہے (انسان تو اپنا انجام نہیں دیکھتا لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کا ایک حقیقی خیر خواہ ہے اس کی بھلائی چاہتا ہے۔ اس

کو انجام کی بھی خبر ہے۔ انجام اس کو نظر آرہا ہے کہ کیا ہونا ہے تو وہ اس کے جو نقائص ہیں، جو نقصانات پہنچ سکتے ہیں، جو بدنتائج ہو سکتے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کو ردّ کر دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی خیرخواہی اسی میں سمجھتا ہے کہ اس کی یہ دعا ردّ کر دے) اور فرمایا کہ یہ ردِّ دعا ہی اس کے لئے قبول دعا ہوتا ہے۔ (جب ایسی دعا اللہ تعالیٰ کے ہاں ردّ کر دی جاتی ہے، قبول نہیں ہوتی تو یہی اللہ تعالیٰ کی قبولیت کی گواہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سمجھا کہ اس انسان کے لئے یہ بہتر نہیں۔ اس بندے کے لئے یہ بہتر نہیں) پس ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے مگر مضر دعاؤں کو بصورت ردّ قبول فرما لیتا ہے۔'' (بعض جن میں فائدہ ہے وہ اسی طرح قبول کرتا ہے۔ جن میں انسان کا نقصان ہوتا ہے ان کو ردّ کر دیتا ہے۔ قبول نہیں فرماتا ہے اور یہی اس کی قبولیت ہے)

آپ فرماتے ہیں کہ ''مجھے یہ الہام بارہا ہو چکا ہے۔ اُجِیۡبُ کُلَّ دُعَآئِكَ۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ ہر ایک ایسی دعا جو نفس الامر میں نافع اور مفید ہے قبول کی جائے گی۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 107-106۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جو مانگنے کے لحاظ سے نافع ہے، نفع دینے والی ہے اور مفید ہے وہ قبول کی جائے گی۔ ہر دعا نہیں قبول ہو گی۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور نبیوں کی بھی بعض دعائیں سنتا ہے بعض نہیں سنتا اور اس لئے نہیں سنتا کہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ فائدہ مند نہیں ہیں یا ان کے نتائج بھیانک ہو سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھنے والا ہے اور وہ بہتر جانتا ہے۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ دعا کے لئے اپنے اعمال اور اعتقاد کو بھی دیکھنا ضروری ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

''یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا (صرف دعا ضروری نہیں۔ اعمال بھی ضروری ہیں) بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ (اگر اعمال نہیں اور صرف دعا ہے تو وہ دعا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تم آزمائش کر رہے ہو) اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ (اصلاح ہوتی ہے اس کے لئے بعض سبب موجود ہونے چاہئیں) وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ (دعا ہو گئی اس لئے اسباب کی کوئی ضرورت نہیں ہے) وہ نادان سوچیں کہ دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے (دعا بھی تو کسی کام کے کرنے کے لئے ایک چھپا ہوا سبب ہے اس کام کے کرنے کی وجہ بنتا ہے) جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے (دعا کے ذریعہ سے۔ دعا بذات خود ایک سبب ہے ایک وجہ بنتی ہے اور یہ وجہ جب دعا قبول ہوتی ہے تو اس کام کے کرنے کے لئے دوسرے سبب پیدا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان کو قرض کی ضرورت ہے، پیسوں کی ضرورت ہے، کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ کسی ذریعہ سے اس کو وہ مہیا کروا دیتا ہے، اس کے لئے آسانیاں پیدا کروا دیتا ہے۔ آسمان سے کوئی چیز نہیں ٹپکتی۔ اگر کسی کو پیسوں کی ضرورت ہے تو آسمان سے نہیں اتریں گے بلکہ کوئی ذریعہ بنے گا اور وہی سبب ہے جو دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بنایا) فرمایا اور اِیَّاكَ نَعۡبُدُ کا تقدّم اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ پر جو کلمہ دعائیہ ہے اس امر کی خاص تشریح کر رہا ہے۔ (پہلے اِیَّاكَ نَعۡبُدُ کہا اور پھر تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں۔ ساتھ مدد مانگتے ہیں اور دعا کے ساتھ ہی مدد جو اسباب کی طرف توجہ ہے وہ بھی ہو جاتی ہے) غرض عادت اللہ ہم یونہی دیکھ رہے ہیں کہ وہ خلق اسباب کر دیتا ہے۔ دیکھو پیاس کے بجھانے کے لئے پانی اور بھوک مٹانے کے لئے کھانا مہیا کرتا ہے مگر اسباب کے ذریعہ۔ (کوئی ذریعہ بناتا ہے) پس یہ سلسلہ اسباب یونہی چلتا ہے اور خَلقِ اسباب ضرور ہوتا ہے (سبب پیدا ہوتے ہیں) کیونکہ خدائے تعالیٰ کے یہ دو نام ہی ہیں کَانَ اللّٰهُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا۔ عزیز تو یہ ہے کہ ہر ایک کام کر دینا (غالب ہے، طاقت رکھتا ہے، ہر کام کر سکتا ہے، کر دیتا ہے) اور حکیم یہ کہ ہر ایک کام کسی حکمت سے موقع اور محل کے مناسب اور موزوں کر دینا۔) ''دیکھو نباتات جمادات میں قسم قسم کے خواص رکھے ہیں۔ تُربدہی کو دیکھو کہ وہ ایک دو تولہ تک دست لے آتی ہے۔ ایسا ہی سقمونیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر تو قادر ہے کہ یونہی دست آجائے یا پیاس بدوں پانی ہی کے بجھ جائے (بغیر پانی کے پیاس بجھ جائے) مگر چونکہ عجائبات قدرت کا علم کرانا بھی ضروری تھا کیونکہ جس قدر واقفیت اور علم عجائبات قدرت کا وسیع ہوتا جاتا ہے اسی قدر انسان اللہ تعالیٰ کی صفات پر اطلاع پا کر قرب حاصل کرنے کے قابل ہوتا جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 125-124۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ اللہ تعالیٰ نے چیزیں پیدا کی ہیں ان کی صفات اور ان کی خاصیات کا علم دلوانا بھی تو اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزیں ہیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان کا علم جب بڑھتا ہے تو جتنا جتنا علم وسیع ہوتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی صفات پہ اطلاع ہوتی ہے۔ انسان کو اس کا فہم حاصل ہوتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ انسان اس کا فہم حاصل کرے اور یہی ایک دیندار شخص کا کام ہے۔ ایک دہریہ اپنے علم کو بہت کچھ سمجھتا ہے لیکن ایک مومن اس علم کے اضافے سے اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی قدرتوں کو جاننے والا بنتا ہے۔

پھر دعا کی فلاسفی کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا کہ:

''دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب ہے اور بیقرار ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا۔ جیسے بچے کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے، (ایک تعلق ہے) میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلّاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 198۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ ماں بچے کی جو مثال آپ نے دی ہے یہ دعا کا فلسفہ ہے۔ اس کے تحت مانگنا انسان کا خاصّہ ہونا چاہئے اور جب یہ انسان کا خاصّہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اسے قبولیت کا بھی نظارہ دکھاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مانگنا انسان کا خاصّہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے۔ بچہ کی مثال جو میں نے بیان کی ہے وہ دعا کی فلاسفی خوب حل کر کے دکھاتی ہے۔ رحمانیت اور رحیمیت دو نہیں ہیں۔ پس جو ایک کو چھوڑ کر دوسری کو چاہتا ہے اسے مل نہیں سکتا۔ (اگر رحیمیت کو لینے کے لئے رحمانیت کو چھوڑیں تو نہیں ہو سکتی) رحمانیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ ہم میں رحیمیت سے فیض اٹھانے کی سکت پیدا کرے۔ (اللہ تعالیٰ کی جو رحیمیت ہے، اس سے مانگ کے لینے کی جو طاقتیں ہیں وہ طاقت رحمانیت اس میں پیدا کرتی ہے) جو ایسا نہیں کرتا وہ کافر نعمت ہے (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکاری ہے) اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کے یہی معنی ہیں کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں ان ظاہری سامانوں اور اسباب کی رعایت سے جو تو نے عطا کیے ہیں (ہم عبادت کرتے ہیں اور ظاہری اسباب میں سے ایک سبب دعا کا ہے۔ دوسرے ان چیزوں کو حرکت میں لانے کا جو ہمارے لئے اس کام کے لئے مقرر کی گئی ہیں) دیکھو یہ زبان جو عروق اور اعصاب سے خَلق کی ہے (اس میں زبان ہے اس کے اعصاب بنائے گئے ہیں۔ اس میں لعاب ہے جو اس کے اندر ہے) اگر ایسی نہ ہوتی تو ہم بول نہ سکتے (زبان خشک ہو جائے تو انسان بول نہیں سکتا۔ زبان کا کوئی پٹھہ کھچ جائے تو وہیں جم جاتی ہے) فرمایا کہ ایسی زبان دعا کے واسطے عطا کی جو قلب کے خیالات تک کو ظاہر کر سکے (زبان عطا کی تاکہ دل کے خیالات ظاہر ہوں۔ اس سے انسان بول سکے) اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں تو یہ ہماری شوربختی ہے (شوربختی، مطلب بدقسمتی ہے) بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر وہ زبان کو لگ جاویں تو یکدفعہ ہی زبان اپنا کام چھوڑ بیٹھتی ہے یہاں تک کہ انسان گونگا ہو جاتا ہے۔ پس یہ کیسی رحیمیت ہے کہ ہم کو زبان دے رکھی ہے۔ ایسا ہی کانوں کی بناوٹ میں فرق آجاوے تو خاک بھی سنائی نہ دے۔ ایسا ہی قلب کا حال ہے۔ وہ جو خشوع و خضوع کی حالت رکھی ہے اور سوچنے اور تفکر کی قوتیں رکھی ہیں اگر بیماری آجاوے تو وہ سب قریباً بیکار ہو جاتی ہیں۔ مجنونوں کو دیکھو کہ ان کے قویٰ کیسے بیکار ہو جاتے ہیں۔ تو کیا یہ ہم کو لازم نہیں کہ ان خداداد نعمتوں کی قدر کریں؟ اگر ان قویٰ کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل سے ہم کو عطا کیے ہیں بیکار چھوڑ دیں تو لاریب ہم کافر نعمت ہیں (تو پھر یقینا ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنے والے ہیں۔ ناشکرے ہیں) پس یاد رکھو کہ اگر اپنی قوتوں اور طاقتوں کو معطّل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں تو دعا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی (جو اللہ تعالیٰ نے طاقتیں دی ہیں، قوتیں دی ہیں، صلاحیتیں دی ہیں اور اسباب کی طرف توجہ دینے کا حکم دیا ہے ان سب کو کام میں لاؤ اور پھر دعا کرو۔ اگر اس کے بغیر ہے تو پھر دعا کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی) کیونکہ جب ہم نے پہلے عطیہ سے کچھ کام نہیں لیا تو دوسرے کو کب اپنے لیے مفید اور کارآمد بنا سکیں گے؟ (ملفوظات جلد اول صفحہ 131-130۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کئے ہیں اور ان سے کام لینا، پھر دعا کرنا تب ہی ہمارے لئے مفید ہو سکتا ہے۔

پھر اس بات کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں، مثالیں موجود ہیں آپ فرماتے ہیں کہ:

''غرض یہ ہے کہ قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے۔ اسی لئے اس نے اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ کی دعا تعلیم فرمائی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا منشاء اور قانون ہے اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ کی دعا سے پایا جاتا ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر (جو ہمارے اعمال ہیں ان کو مکمل کر اور جو ان کی انتہا ہو سکتی ہے وہاں لے جا) ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر تو اشارۃ النص کے طور پر اس سے دعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ (بظاہر یہی ہے کہ ایک کھلا اشارہ ہے کہ دعا کرو) صراط مستقیم کی ہدایت مانگنے کی تعلیم ہے (اس طرف ہی اشارہ لگ رہا ہے کہ صراط مستقیم کی ہدایت اللہ تعالیٰ سے مانگو) لیکن اس کے سر پر اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ بتا رہا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی صراطِ مستقیم کے منازل کے لئے قوائے سلیم سے کام لے کر استعانتِ الٰہی کو مانگنا چاہئے۔ (صراط مستقیم پر چلنے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے قویٰ دیئے ہیں ان کو کام میں لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو) پس ظاہری اسباب کی رعایت ضروری ہے۔ جو اس کو چھوڑتا ہے وہ کافر نعمت ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 199۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر وہ زبان کو لگ جائیں تو وہ یکدفعہ ہی کام چھوڑ بیٹھتی ہے۔ (زبان کے بارے میں پہلے بھی مثال دی ہے) یہ رحیمیت ہے۔ ایسا ہی قلب میں خشوع و خضوع کی حالت رکھی اور سوچنے اور تفکر کی قوتیں ودیعت کی ہیں۔ پس یاد رکھو اگر ہم ان قوتوں اور طاقتوں کو معطل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں تو یہ دعا کچھ بھی مفید اور کارگر نہ ہو گی کیونکہ جب پہلے عطیہ سے کچھ کام نہیں لیا تو دوسرے سے کیا نفع اٹھائیں گے۔ اس لئے اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ سے پہلے اِیَّاكَ نَعۡبُدُ بتا رہا ہے کہ ہم نے تیرے پہلے عطیوں اور قوتوں کو بیکار اور برباد نہیں کیا۔ یاد رکھو رحمانیت کا خاصہ یہی ہے کہ وہ رحیمیت سے فیض اٹھانے کے قابل بنا دے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ فرمایا یہ نری لفاظی نہیں ہے بلکہ انسانی شرف اسی کا

متقاضی ہے۔ مانگنا انسانی خاصہ ہے اور جو استجابت جُو اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کی تلاش میں نہیں ہے) وہ ظالم ہے۔ دعا ایک ایسی سرور بخش کیفیت ہے'' فرمایا کہ ''مجھے افسوس ہوتا ہے کہ مَیں کن الفاظ میں اس لذت اور سرور کو دنیا کو سمجھاؤں۔ یہ تو محسوس کرنے ہی سے پتہ لگے گا۔ مختصر یہ کہ دعا کے لوازمات سے اوّل ضروری یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ اور اعتقاد پیدا کریں (نیک عمل ہوں۔ وہ عمل ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنا اعتقاد، اپنا ایمان مضبوط کریں) کیونکہ جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے کام نہیں لیتا اور دعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ تو بات یہ ہے کہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا میں یہ مقصود ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر اور پھر یہ کہہ کر کہ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ اور بھی صراحت کردی، (کھول دیا) کہ ہم اس صراط کی ہدایت چاہتے ہیں جو منعم علیہ گروہ کی راہ ہے (ایسے لوگوں کی راہ ہمیں دے جن پر تو نے انعام کیا ہوا ہے) اور فرمایا اور مغضوب گروہ کی راہ سے بچا۔ (جن پر تیرا غضب نازل ہوا ان کے رستے پر چلنے سے ہمیں بچا۔ ہمارے اعمال ہمیشہ ٹھیک رہیں۔ کوئی ایسی بات نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہو) فرمایا کہ جن پر بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب الٰہی آ گیا اور اَلضَّآلِّیۡنَ کہہ کر یہ دعا تعلیم کی کہ اس سے بھی محفوظ رکھ کہ تیری حمایت کے بِدُوں بھٹکتے پھریں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 200-199۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) ہمیں اس بات سے بھی محفوظ رکھ کہ تیری حمایت ہمیں حاصل نہ ہو۔ ہم تیری رحمانیت سے فائدہ نہ اٹھائیں اور اس کے نتیجہ میں پھر رحیمیت سے بھی فائدہ نہ اٹھانے والے ہوں اور تیری جو حمایت ہے، تیری مدد ہے، تیرا رحم اور فضل ہے اس سے ہم محروم ہو جائیں اور بھٹکتے جائیں۔ پس یہ ضالّین کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلا دی۔

پھر دنیا داروں کے اس خیال کو ردّ فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ فائدہ نہیں ملتا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا، بالکل غلط اور باطل ہے۔ (جھوٹ ہے) ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کرنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے (فارسی شعر ہے):

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

(کہ وہ عاشق ہی کیا ہے کہ محبوب جس کی طرف نظر نہ کرے۔ اے صاحب! اے بندے درد ہی نہیں ہے ورنہ طبیب تو موجود ہے۔ تیرے اندر درد نہیں ہے۔ طبیب موجود ہے۔ اپنے اندر درد پیدا کرو اللہ تعالیٰ تو سنتا ہے۔)

فرمایا: ''خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ (فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ پر عمل کرو) اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے (پس ایسی محبت اللہ تعالیٰ سے پیدا کرو جو دعائیں سننے والا ہو۔ اگر سچی محبت ہو گی تو بہت دعائیں سنتا ہے) اور تائیدیں بھی کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 353-352۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

خدا تعالیٰ کی سچی محبت کو پانے کے لئے انسان کو کیسا ہونا چاہئے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ دعائیں بھی سنے اور اپنی قربت کا اظہار بھی کرے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔ خدا کی محبت ایسی شے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنا دیتی ہے۔ (پاک کر دیتی ہے) اس وقت وہ وہ کچھ (دیکھتا) ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا اور وہ کچھ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے اس کے حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں (صرف چیزیں نہیں بنائیں۔ ہمیں استعدادیں بھی دی ہیں کہ ان کو استعمال کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں) اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا یا اگر سامان تو ہوتا لیکن استعدادیں نہ ہوتیں تو کیا فائدہ تھا؟ مگر نہیں یہ بات نہیں ہے۔ اس نے استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیا کیا۔ جس طرح پر ایک طرف روٹی کا سامان پیدا کیا تو دوسری طرف آنکھ، زبان، دانت اور معدہ دے دیا اور جگر اور اَمعاء کو کام میں لگا دیا اور ان تمام کاموں کا مدار غذا پر رکھ دیا۔'' (جگر معدہ انتڑیاں یہ سب چیزیں ہیں جو غذا کو ہضم کرنے کے لئے ضروری ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''اگر پیٹ کے اندر ہی کچھ نہ جائے گا تو دل میں خون کہاں سے آئے گا۔ کیلُوس کہاں سے بنے گا۔ غذا جو صاف ہو کے خون کا حصہ بنے گی باقی جو گند نکلے گا وہ کس طرح بنے گا۔) اسی طرح پر سب سے اوّل اس نے یہ فضل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام جیسا مکمل دین دے کر بھیجا اور آپ کو خاتم النبیین ٹھہرایا اور قرآن شریف جیسی کامل اور خاتم الکتاب عطا فرمائی جس کے بعد قیامت تک نہ کوئی کتاب آئے گی اور نہ کوئی نیا نبی نئی شریعت لے کر آئے گا۔ پھر جو قویٰ سوچ اور فکر کے ہیں ان سے اگر ہم کام نہ لیں اور خدا تعالیٰ کی طرف قدم نہ اٹھائیں تو کس قدر سستی اور کاہلی اور ناشکری ہے۔ غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پہلی سورۃ میں ہی ہمارے لئے کس قدر مبسوط طریق پر فضل کی راہ بتا دی ہے۔''

(پس انسان کے لئے فائدہ اٹھانے کا یہ طریقہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نبی ہمیں عطا کیا تو آپ کی سنت پر چلنے والے ہوں۔ قرآن کریم جیسی کتاب ہمیں عطا کی تو اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس پہلی سورۃ میں یعنی سورۃ فاتحہ میں ہی ہمارے لئے کس قدر مبسوط طریق پر فضل کی راہ بتا دی ہے۔) ''اس سورۃ میں جس کا نام خاتم الکتاب اور اُمّ الکتاب بھی ہے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ انسانی زندگی کا کیا مقصد ہے اور اس کے حصول کی کیا راہ ہے؟ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ گویا انسانی فطرت کا اصل تقاضا اور منشاء ہے اور وہ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر مقدم کر کے یہ بتایا ہے کہ پہلے ضروری ہے کہ جہاں تک انسان کی اپنی طاقت ہمت اور سمجھ میں ہو خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہوں کے اختیار کرنے میں سعی اور مجاہدہ کرے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں سے پورا کام لے اور اس کے بعد پھر خدا تعالیٰ سے اس کی تکمیل اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے دعا کرے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 354-353۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے ذرائع کیا ہیں؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''یہ سچی بات ہے خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا۔ انسان کمزور مخلوق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم کے بِدُوں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ (فضل نہ ہو تو انسان کچھ نہیں کر سکتا۔) اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقاء کے سامان سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے۔ وہ کہاں سے لایا؟ اور دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضُعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طور پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا۔'' (لوگ کہتے ہیں دعا کے لئے جوش نہیں پیدا ہوتا۔ اپنی کمزوری دیکھے، اپنی عاجزی دیکھے، پھر اس محبت کے تقاضے کو پورا کرنے کی کوشش کرے تو پھر ایک جوش پیدا ہوتا ہے) فرمایا ''جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چِلّاتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانۂ الوہیت پر گرے گی اور چلّائے گی اور یا ربّ یا ربّ کہہ کر پکارے گی۔ غور سے قرآن کریم کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ پہلی ہی سورت میں اللہ تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔'' فرمایا کہ ''دعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں اور مضرّتوں سے بچاتی ہو''۔ (دعا وہی صحیح ہے جو ہر قسم کے منافع، انسان کو جو نفع مل سکتا ہے یا اس کے مفاد میں جو بہتر ہے وہ اپنے اندر لئے ہوئے ہو اور نقصانوں اور جو تکلیفیں پہنچ سکتی ہیں ان سے اس کو بچانے والی ہو) پس اس دعا میں (اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ سے لے کر وَلَا الضَّآلِّیۡنَ تک) تمام بہترین منافع جو ہو سکتے ہیں اور ممکن ہیں وہ اس دعا میں مطلوب ہیں اور بڑی سے بڑی نقصان رساں چیز جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اُس سے بچنے کی دعا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 412-411۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس میں جو سب سے بڑی دعائیں کی گئی ہیں وہ دنیاوی دعائیں نہیں ہیں، دین کی دعا ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں ہمیں سب سے مقدم اپنے دین کو بچانے کی دعا کرنی چاہئے۔ جب انسان یہ کرے تو پھر اللہ تعالیٰ کے قرب کے دروازے کھلتے ہیں اور پھر باقی دعائیں خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔

اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ اصل دعا دین کی مضبوطی کی دعا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے قرب اور دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بنتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں اور اسی وقت سے ایک نور کی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ مَیں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔‘‘(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 300۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب اور دعا کی قبولیت کے جو طریق بتائے ہیں اس میں سے سب سے اعلیٰ ذریعہ نماز کی حالت کو بتایا ہے۔اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بیقرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔(اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا دودھ اگر پینا ہے،اس کے فضل ورحم سے فیض اٹھانا ہے تو اس کے لئے بھی عاجزی، انکساری رونا اور چلّانا ہوگا۔) فرمایا کہ اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔‘‘(ملفوظات جلد اول صفحہ 352۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس رمضان میں جبکہ اکثر کی توجہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی طرف بھی ہے اور نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہے۔اس کے ساتھ نوافل کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور پھر وہ دعائیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے ہیں وہ ہمیں ترجیحاً کرنی چاہئیں۔پہلی دعائیں یہی ہیں باقی دعائیں، دنیاوی دعائیں، ہماری دنیاوی ضروریات کی دعائیں بعد میں آنی چاہئیں تو پھر اللہ تعالیٰ خود ہی حاجات پوری کر دیتا ہے۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا بھی پیش کرتا ہوں جسے ان دنوں میں ہمیں خاص طور پر کرنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔اللہ تعالیٰ کے حضور آپ نے یہ دعا کی تھی کہ:

’’اے ربّ العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔تُو نہایت ہی رحیم وکریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے اعمال کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔مَیں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔آمین۔ثم آمین۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 235۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دعاؤں کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ یہ رمضان ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے اور پھر اس پر مستقل قائم رکھے جو خدا تعالیٰ پر ایمان میں مضبوط ہوتے ہیں۔اس کے احکامات کو سنتے اور عمل کرتے ہیں اور اپنی ہر بات پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرتے ہیں۔ ہمارے اعمال خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوں اور ہمارے اعتقاد میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا ہو۔ہم میں اللہ تعالیٰ کی سچی محبت پیدا ہو۔اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت کی بلاؤں سے بھی بچائے۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ایک مکرم راجہ غالب احمد صاحب کا ہے۔ یہ جماعت کے دیرینہ خادم اور اردو کے بڑے معروف شاعر اور ادیب تھے۔ ماہر تعلیم تھے۔انہوں نے حکومت کی نوکری کی اور یہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین بھی رہے ہیں۔ یہ 4؍جون 2016ء کو لاہور میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ گجرات شہر میں یہ 1928ء میں پیدا ہوئے تھے۔ان کے والد حضرت راجہ علی محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔انہوں نے 1905ء میں بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ان کے والد کو قادیان میں بطور ناظر مال اور ناظر اعلیٰ خدمت کی توفیق ملی۔راجہ غالب صاحب کے نانا ملک برکت علی صاحب تھے اور حضرت ملک عبدالرحمن خادم صاحب جو خالد احمدیت تھے آپ کے ماموں تھے۔لاہور سے انہوں نے میٹرک کیا۔پھر قادیان سے ایف۔اے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے سائیکالوجی میں ماسٹر کی ڈگری لی اور پہلی پوزیشن بھی حاصل کی۔بحیثیت شاعر دانشور ماہر تعلیم اور ادب کے ناقد ملک کے مقتدر علمی اور ادبی حلقوں میں عزت واحترام کی نگاہ سے پہچانے جاتے تھے۔روزنامہ الفضل کے ساتھ ملکی اور بین الاقوامی جرائد میں بھی ان کی نظمیں اور تحریریں اردو اور انگریزی میں شائع ہوتی رہیں۔انہوں نے اپنی ملازمت کا آغاز پاکستان ایئرفورس سے کیا۔پھر محکمہ تعلیم پنجاب کو 1962ء میں جوائن کیا۔پھر بڑے اہم مختلف کلیدی عہدوں پر فائز رہے جنرل سیکرٹری اور کنٹرولر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سیکنڈری ایجوکیشن پنجاب، چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سرگودھا، چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ اور مشیر تعلیم حکومت پنجاب ان کی نمایاں ملکی خدمات ہیں۔ جماعتی خدمات کا سلسلہ بھی بہت طویل ہے۔جماعت احمدیہ ضلع لاہور میں آپ جنرل سیکرٹری، سیکرٹری تعلیم اور کئی عہدوں پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ 1974ء کے بعد آپ کو بطور ترجمان جماعت احمدیہ کئی بار پریس کانفرنسیں اور پریس ریلیزیں اور بیانات جاری کرنے کا موقع ملا۔خطوط لکھنے والے تھے۔اخبارات کو ذاتی بیان دینے کا موقع ملا۔1992 تا 97ء ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن۔74ء تا 85ء ڈائریکٹر وقف جدید اور اس کے علاوہ نائب صدر ناصر فاؤنڈیشن بھی رہے۔بڑے سادہ مزاج اور بڑے دھیمے مزاج کے تھے۔خلافت سے ان کا بڑا تعلق تھا اور جماعتی عہدیداروں کی بھی بڑی عزت اور احترام کیا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔درجات بلند کرے۔ان کی اولاد نہیں تھی۔ان کی ایک لے پالک بیٹی تھی۔اللہ تعالیٰ اس کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم ملک محمد احمد صاحب کا ہے جو واقف زندگی تھے۔6؍مئی 2016ء کو وفات پا گئے۔ یہ دونوں جنازے پچھلی دفعہ پڑھانے تھے بس کسی وجہ سے رہ گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے تھے۔خلفائے احمدیت اور نظام خلافت کے ساتھ اطاعت کا جذبہ اور بڑی محبت اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔تمام بچوں کو بھی یہی صفت اپنانے کی نصیحت کرتے تھے۔نظام جماعت کے فرمانبردار، نہایت شریف النفس، ملنسار، منکسر المزاج، رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے والے، ہمدرد، نیک انسان تھے۔زندگی بھر کئی گھرانوں کی کفالت کی۔ کچھ بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری بھی اٹھائی اور جو وفات تک بڑی خوش اسلوبی سے نبھائی۔تحریک جدید کے دفتر اوّل کے پانچ ہزار مجاہدین میں شامل تھے۔تعمیر مساجد اور دوسری تحریکات میں بڑی فراخدلی سے حصہ لیتے تھے۔ ربوہ میں زمین کا ایک ٹکڑا بھی، ایک پلاٹ بھی جماعت کو پیش کیا۔20؍اکتوبر 1945ء کو آپ نے زندگی وقف کی۔ پہلے تو کہیں باہر کام کر رہے تھے۔ بہرحال اس کے بعد پھر زندگی وقف کر کے آ گئے اور ربوہ میں تعمیرات کے شعبہ میں 1949ء سے 55ء تک خدمت کی۔55ء سے 68ء تک وکالت تبشیر میں سپرنٹنڈنٹ کے طور پر خدمت بجا لائے۔1969ء سے 82ء تک بطور نائب افسر امانت خدمت کی توفیق پائی۔82ء سے 86ء تک نائب وکیل المال ثانی کی خدمت کی توفیق پائی۔85ء میں ریٹائر ہوئے اور جون 1989ء تک ری ایمپلائی ہو کر خدمت بجا لاتے رہے۔86ء سے 89ء تک بطور نائب وکیل تعمیل وتنفیذ خدمت بجا لاتے رہے۔ان کی خدمت کا کم وبیش 47 سال کا عرصہ ہے۔پھر آپ اپنے بچوں کے پاس جرمنی آ گئے تھے۔ بڑے عبادت گزار تھے۔تلاوت قرآن کریم کرنے والے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بڑا وسیع مطالعہ تھا۔خدا کے فضل سے موصی تھے۔ان کے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ہمارے مبلغ سلسلہ لئیق طاہر صاحب ان کے چھوٹے بھائی ہیں اور یہاں الفضل انٹرنیشنل میں وقف زندگی کارکن ملک محمود ان کے چھوٹے بیٹے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو اور نسلوں کو اخلاص و وفا سے جماعت کے ساتھ اور خلافت کے ساتھ تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔(سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ایسے اکثر وبیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

کلام الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور
اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار ودوست نیز مرحومین کرام

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

مکرم رضوان محمد اسماعیل صاحب

مکرم رضوان محمد اسماعیل صاحب کا تعلق سیریا سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1962 میں ہوئی۔ پھر انہیں 2008ء میں مع اہل وعیال بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا مختصر احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

زیارت رسولؐ

میرا جماعت احمدیہ کی طرف سفر اس جماعت سے تعارف سے بہت سال پہلے اس وقت شروع ہو گیا تھا جب میَں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے پاس دیکھا۔ آپ کے گرد بے شمار عرب جمع تھے اور آپ سے یہ معجزہ دکھانے کا مطالبہ کررہے تھے کہ آپ پہاڑ کو اٹھا کر دوسری جانب رکھ دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی خاص قدرت اور نصرت سے ایسا کر دکھایا۔ پھر جب ان عربوں نے یہ معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جہاد کی طرف بلایا، لیکن انہوں نے عذر کرنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر میں نے دل میں کہا کہ کیا یہ وہ نام نہاد عرب ہیں جنہوں نے سب کچھ دیکھ کر بھی آپؐ کی آواز پر لبّیک نہیں کہا۔ اسی پر یہ رؤیا ختم ہو گیا اور مَیں اس کی تعبیر ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگ گیا۔ مجھے اس کی کوئی مناسب تعبیر تو نہ ملی تاہم کئی سال گزرنے کے باوجود یہ رؤیا میرے ذہن میں تازہ رہا۔ مَیں نے تعبیر جاننے کی غرض سے بعض لوگوں کو یہ رؤیا سنایا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح زیارت ناممکن امر ہے اسلئے لگتا یہی ہے کہ تم نے یہ رؤیا اپنی طرف سے ہی گھڑ لیا ہے۔

مَیں جس مسجد میں نماز کے لئے جایا کرتا تھا وہاں کچھ عرصہ کے بعد ایک نیا خطیب آیا جو نہایت متکبر اور مغرور تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ وہ دینی علوم کے حصول میں سب سے آگے نکل گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ہر مخالف پر اپنی علمیت جتلانے کی غرض سے تابڑ توڑ حملے کرتا۔ مَیں کچھ عرصہ تک تو ناگواری سے اس کی بات سنتا رہا تا آنکہ میری برداشت جواب دینے لگی۔ چنانچہ مَیں اس کے خطبات میں مذکور بعض قابل اعتراض امور کا قرآن وسنت کی روشنی میں ردّ لکھ کر اسے بھیجنے لگ گیا۔ میرے کسی ردّ سے مشتعل ہو کر اس نے تکفیر کا دیرینہ ہتھیار استعمال کرتے ہوئے مجھے کافر اور ملّت سے خارج قرار دے دیا۔ نیز اپنے فتویٰ تکفیر کے ساتھ میری مسجد بدری کے احکام بھی صادر فرما دیئے۔

مجھے اپنی تکفیر اور مسجد بدری کے فیصلے نے بہت رنجیدہ کر دیا۔ چند روز کے بعد اشک شوئی اور دلجوئی کے طور پر رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی مسجد میں دیکھا جس سے مجھے نکالا گیا تھا۔ آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مسجد میں مجھے دو اشخاص کے علاوہ اور کوئی نہیں دیکھ سکتا؛ ایک تم ہو اور ایک وہ معمر شخص۔ یہ کہہ کر آپؐ نے مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے ایک سادہ سے ضعیف العمر شخص کی طرف اشارہ کیا۔

اس بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مختلف تھی۔ اور مجھے احمدیت سے تعارف کے بعد معلوم ہوا کہ دوسرے رؤیا میں مَیں نے جس شخصیت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر دیکھا تھا وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مشابہ تھی۔

''إِنَّهُ الْمَهْدِي'' کے اقرار تک کا سفر

مجھے تو جماعت احمدیہ کے بارہ میں کوئی علم نہ تھا اور نہ ہی میں نے اس کا نام تک سنا تھا۔ ایک روز مختلف چینلز دیکھتے ہوئے مَیں ایم ٹی اے پر رُک گیا۔ اس وقت اس پر پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا اور مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بات کررہے تھے۔ میں تو مسیح اور مہدی کی علیحدہ علیحدہ شخصیات کا قائل تھا۔ اس لئے میرے لئے یہ بات بڑی مضحکہ خیز تھی کہ کوئی ایک شخص ان دونوں کا مصداق ہونے کا دعویدار ہے۔ چنانچہ مَیں نے ہنستے ہوئے کہا کہ مسیح موعود اور امام مہدی؟ اور وہ بھی ہندوستان سے؟!! لیکن کچھ دیر یہ پروگرام دیکھنے کے بعد مَیں نے مصطفی ثابت صاحب کے بارہ میں کہا کہ بظاہر تو یہ شخص پڑھا لکھا لگتا ہے پھر یہ ایک ایسے شخص پر کیونکر ایمان لے آیا جو عربی نہیں بلکہ ہندوستان کا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ نہ صرف وہ مسیح موعود ہے بلکہ امام مہدی بھی ہے۔ یہ سوچ کر محض حقیقت سے آگاہی کے طور پر مَیں نے ایم ٹی اے کو مزید دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے اس چینل کے جتنے بھی پروگرام دیکھے ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کا خاص اثر تھا۔ یہ کسی عام انسان کا کلام نہیں ہوسکتا تھا۔ دو ماہ تک ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد مجھے اس چینل سے خاص قلبی اور روحانی لگاؤ ہو گیا۔

پھر ایک روز پروگرام الحوار المباشر دیکھنے کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سن رہا تھا کہ مجھے اپنا رؤیا یاد آگیا جس میں مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مختلف شکل میں دیکھا تھا۔ اب ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد یہ کھلا تھا کہ دراصل وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت تھی جسے میں نے رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں دیکھا تھا۔ یہ دیکھتے ہی آن کی آن میں قبول حق کی ساری کڑیاں مل گئیں اور مجھے اپنے جذبات پر قابو نہ رہا۔ میں نے وارفتگی کے عالم میں اپنے گھر میں بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے دوڑنا شروع کر دیا کہ ''إِنَّهُ الْمَهْدِيّ ! إِنَّهُ الْمَهْدِيّ''۔ مجھے ایمان کے نشے میں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میں ہوا میں اڑا جا رہا ہوں جبکہ میرے گھر والے سمجھ رہے تھے کہ مجھ پر کسی جن کا سایہ ہو گیا ہے۔ اس لئے مَیں ایسی باتیں کررہا ہوں۔ لیکن الحمد للہ کہ بعد میں میرے سمجھانے پر سب کو بات سمجھ آگئی اور الحمد للہ میرے پورے خاندان نے میرے ساتھ بیعت کر لی۔

شام کے موجودہ حالات کے پیش نظر رضوان محمد اسماعیل صاحب ہجرت کر کے ترکی آگئے اور یہاں سے انہوں نے اپنی ایک بیٹی کی شادی قادیان کے ایک وقف نو بچے سے کر دی۔ اور اب ان کی یہ بیٹی قادیان میں اپنے شوہر کے ساتھ رہائش پذیر ہے۔

☆......☆......☆

مکرم محمود ابن محمد شوّا صاحب

مکرم محمود شوّا صاحب کا تعلق بھی سیریا سے ہے جس کے شہر حلب میں ان کی پیدائش 1972ء میں ہوئی اور پھر انہیں 2011ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ اپنی بیعت تک کے سفر کا احوال کچھ یوں لکھتے ہیں:

صوفیوں کی مجالس ذکر میں

میرے والد صاحب صوفیوں کے رفاعی قادری مسلک کے پیروکار تھے۔ میں 80ء کی دہائی میں اپنے والد صاحب کے ساتھ صوفیوں کی مخصوص مجالسِ ذکر میں جایا کرتا تھا۔ شروع شروع میں تو مَیں اسے عبادت ہی سمجھتا تھا۔ پھر جب عمر تھوڑی زیادہ ہوئی تو اردگرد کے ماحول کی بھی سمجھ آنے لگی۔ میں نے دیکھا کہ صوفیوں کی مجالس ذکر میں شامل ہونے والے مولوی حضرات ان مجالس کے بعد بکثرت ایک دوسرے کی غیبت کرتے تھے۔ یہ دیکھا تو ایسے لوگوں کے ساتھ کی جانے والی عبادت کی قبولیت سے میرا ایمان اٹھ گیا اور میرا دل اس غیبت زدہ نمونہ سے باغی ہو گیا۔ چنانچہ جوانی کی عمر کو پہنچ کر 90ء کی دہائی میں مَیں ان مولویوں کی مجالسِ ذکر سے کلیۃً منقطع ہو گیا۔

سلسلہ نقشبندیہ کی بیعت

اس کے بعد میرا تعارف اپنے ایک دُور کے رشتہ دار سے ہوا جس نے مجھے ایک مشہور مولوی شیخ محمد ابن عز الدین غزنوی کے بارہ میں بتاتے ہوئے ان کی اور ان کے اتباع کی نیکی تقویٰ کی داستانیں سنائیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ ان کے سلسلہ کا نام سلسلۂ نقشبندیہ ہے جس میں اس شیخ کی بیعت کی جاتی ہے۔ بیعت اور روحانیت کی باتیں سن کر میرا دل ان کی طرف کھنچنے لگا اور باوجود دُوری کے میں بہت جلد اس شیخ کی مجلس میں جا پہنچا۔ تقریباً ایک سال تک ان کی مجالس میں بیٹھنے اور ان کے دروس میں حاضری کے بعد مَیں نے اپنے اندر کسی قسم کی روحانی ترقی محسوس نہ کی۔ تاہم ان کے ساتھ رہ کر میں نے آخری زمانے میں امّت مسلمہ میں ظہور امام مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر بہت سنا اور یہ کہ امّت مسلمہ کی اصلاح اور ترقی ان دو وجودوں کے زمانۂ ظہور سے وابستہ ہے۔

امام مہدی اور روحانیت کی تلاش

نقشبندیوں سے علیحدگی کے بعد 2000ء میں میرے ایک دوست نے بتایا کہ اس کی اہلیہ کا ایک قریبی رشتہ دار نہایت پارسا انسان ہے۔ اس نے تاریخ میں ڈگری حاصل کی ہوئی ہے لیکن علم تفسیر قرآن اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور احادیث نبویہ کے فہم میں اسے خاص درک حاصل ہے۔ میرے اس دوست نے اس 'پارسا' انسان کے بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ شاید یہی شخص امام مہدی ہو۔ اس نے اس پارسا شخص کی اس قدر تعریف کی کہ امام مہدی کو دیکھنے کا خواہشمند اور روحانیت کا متلاشی میرا دل اس شخص کی جانب مائل ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ میں نے کہا کہ مجھے اس کے پاس لے چلو۔ میرے اصرار پر وہ مجھے اس کے پاس لے گیا۔ اس سے تعارف ہوا تو تین سال تک مَیں اس کی شاگردی میں رہا۔ اس دوران قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی بعض ایسی تفاسیر سنیں جو نئی اور دل موہ لینے والی تھیں۔ شروع شروع میں تو میں اس کے سب سے مخلص شاگردوں میں شامل ہو گیا تھا، لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہمیں اس شخص کی بعض بری عادتوں اور قبیح حرکات کا علم ہونا شروع ہوا تو میں آہستہ آہستہ اس سے علیحدہ ہو گیا۔

احمدیت سے تعارف

اس مذکورہ شخص کے شاگردوں میں محمد سلیم کردی نامی ایک شخص بھی تھا جس سے میری دوستی ہو گئی تھی۔ 2011ء میں محمد سلیم کردی صاحب میرے گھر تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ مَیں تمہارے پاس ایسی خبر لایا ہوں جس کے تم عرصہ دراز سے متلاشی ہو۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے ایم ٹی اے اور حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں بتایا۔ انہوں نے کچھ عرصہ سے یہ چینل دیکھ کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر لی تھی۔ انہوں نے مجھے تفصیلا آپؑ کے دعویٰ، آپ کی صداقت کے دلائل اور آپ کے معجزات کے بارہ میں بتایا۔ مَیں یہ بات سن کر بہت خوش ہوا اور سلیم صاحب سے پوچھا کہ ان لوگوں سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سلیم صاحب نے کہا کہ تم یہ چینل دیکھتے رہو اور پھر اس دعویدار کی صداقت کے بارہ میں استخارہ کر کے مجھے بتانا۔

استخارہ اور راہنمائی

مَیں کچھ عرصہ ایم ٹی اے دیکھتا رہا جو میرے لئے روحانی چشمہ ثابت ہوا۔ میرے لئے تو ہر بات واضح تھی لہٰذا میں نے اگلا قدم اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا اور استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ میں حرم مکی میں کھڑے ہو کر کعبہ شریف کا طواف کرنے والوں کو دیکھ رہا ہوں۔ اس مختصر نظارہ کی میں نے یہ تعبیر کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے اور یہی حقیقی رنگ میں کعبہ کے طواف کا حق ادا کر رہی ہے۔ نیز اس میں میرے لئے یہ پیغام تھا کہ تم بہت قریب پہنچ چکے ہو اور اس جماعت کو طواف کرتے ہوئے دیکھ بھی رہے ہو لیکن بیعت نہ کرنے کی وجہ سے ان میں شامل نہیں ہو۔

بیعت

اب مجھے سلیم صاحب کا بشدت انتظار تھا۔ وہ دو ہفتے کے بعد آئے تو مَیں نے انہیں کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ہماری ملاقات حلب میں جماعت کے صدر عبد القادر بن حسن عابدین سے ہوئی جنہوں نے مجھے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور پھر میں نے 25ر فروری 2011ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔

بیعت کے بعد مجھے احمدیت میں وہ سب کچھ مل گیا جس کیلئے میں در در کی ٹھوکریں کھاتا رہا تھا۔ حقیقی روحانیت اور قرآن کریم کے عمیق معانی سے تعارف ہوا اور امام الزمان سے جڑ کر تقرب الی اللہ کا احساس ہونے لگا۔

شام کے موجودہ مخصوص حالات کی وجہ سے مکرم محمود شوّا صاحب کو بھی اپنا ملک چھوڑنا پڑا اور وہ اس وقت ترکی میں مقیم ہیں۔

(......باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17ر جون 2016)

......☆......☆......☆......

شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ اللہ تعالیٰ ہی ہے پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آسکتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20 رمئی 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت تلاوت فرمائی ؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بھی پیش فرمایا۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ وَمَنۡ یَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ مَا زَکٰی مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰکِنَّ اللّٰهَ یُزَکِّیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ (النور:22) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہوسکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کردیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

سوال حضور انور نے اس آیت میں شیطان سے بچنے کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ حکم اس لئے ہے کہ شیطان اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مخالف چلتا ہے۔ ان سے بغاوت کرتا ہے، اور ظاہر ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کے خلاف چلنے والا ہو وہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی وہی کچھ سکھائے گا جو خود کرتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ شیطان خود تو جہنم کا ایندھن ہے ہی، اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ یہ سب کچھ کھول کر بیان کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انسانوں کو اس کے بعد بھی سمجھ نہیں آتی کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ پس اس دشمن سے بچو۔

سوال شیطان کے پیچھے چلنے والے لوگ کتنی طرح کے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک تو وہ لوگ ہیں جو اعتراض اور تنقید کی نظر سے قرآن کو پڑھتے ہیں اور اسلام کے بارے میں معلومات لیتے ہیں لیکن اسکی تعلیم اور خوبیوں سے کچھ سبق حاصل نہیں کرتے۔ نہ ہی شیطان کے پنجے سے نکلتے ہیں، نہ ہی انہیں خدا تعالیٰ کی تلاش ہے اور نہ ہی وہ اس تلاش کا شوق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ تو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں ہی لیکن ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان کا دعویٰ کرکے اپنے آپ کو مومن کہہ کر پھر شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں یا لاشعوری طور پر بعض عمل کرکے یا اللہ تعالیٰ کی آغوش میں آنے کی پوری کوشش نہ کرکے شیطان کے قدموں پر چلنے والے بن جاتے ہیں۔

سوال شیطان نے روز اوّل سے خدا تعالیٰ سے کس بات کی اجازت مانگی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان نے روزِ اوّل سے ابن آدم کو نیکی کے راستوں سے ہٹانے کی اجازت اللہ تعالیٰ سے اس دعوے کے ساتھ مانگی تھی کہ مجھے انسانوں کو ورغلانے اور پیچھے چلانے کی چھوٹ مل جائے تو میں ہر راستے پر بیٹھ کر انکو ورغلاؤں گا اور مختلف حیلوں بہانوں سے انہیں اپنے پیچھے چلاؤں گا اور شیطان نے دعویٰ کیا تھا کہ اکثریت انسانوں کی میرے پیچھے چلے گی۔

سوال حضور انور نے آیت کریمہ وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ (النساء:94) کے حوالے سے کن شیطانی اعمال کی نشاندہی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل جو کچھ مسلمان دنیا میں ہورہا ہے یہ کیا ہے؟ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرکے شیطان کے پیچھے ہی چل رہے ہیں۔ پھر مجموعی طور پر بھی بلا جواز کسی کا قتل جو شدت پسند مختلف حملوں میں کرتے ہیں یہ سب شیطانی فعل ہیں اور جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں جبکہ شیطان کے بہکاوے میں آکر جنت میں جانے کے نام پر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ شیطان تو یہ کہتا ہے یہ کام کرو تم جنت میں جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کام کروگے تو جنت میں نہیں جاؤ گے، جہنم میں جاؤ گے کیونکہ تم شیطان کے پیچھے چل رہے ہو۔

سوال شیطان انسان کو کس طرح ورغلاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان جب حملے کرتا ہے اور جب انسانوں کو ورغلاتا ہے تو اس کا طریق ایسا نہیں ہے کہ انسان آسانی سے سمجھ جائے۔ یا جب اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے تو کھل کر یہ نہیں کہتا کہ یہ کرو، نافرمانی کرو، اللہ تعالیٰ سے دور جاؤ، یہ یہ برائیاں کرو۔ بلکہ نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ شیطان نے آدم کو بھی جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور ہٹایا تھا تو نیکی کے حوالے سے ہی ہٹایا تھا۔

سوال شیطان کس طرح انسان کو بظاہر چھوٹی لگنے والی برائیوں میں مبتلا کرکے شریعت کا نافرمان بنا دیتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس معاشرے میں پردہ کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ بعض لڑکیاں احساس کمتری کا شکار ہوکر کہ لوگ کیا کہیں گے یا سکول یا کالج میں سٹوڈنٹ یا ٹیچر بعض دفعہ پردہ کا مذاق اڑا دیتے ہیں تو پردہ کرنے میں ڈھیلی ہوجاتی ہیں۔ شیطان کہتا ہے یہ تو معمولی سی چیز ہے۔ تم کون سا اس حکم کو چھوڑ کر اپنے تقدس کو ختم کررہی ہو۔ معاشرے کی باتوں سے بچنے کیلئے اپنے دوپٹے، سکارف، نقاب اتار دو۔ کچھ نہیں ہوگا۔ باقی کام تو تم اسلام کی تعلیم کے مطابق کر ہی رہی ہو۔ لیکن اس وقت پردہ اتارنے والی لڑکی اور عورت کو یہ خیال نہیں رہتا کہ یہ تو ایسا حکم ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ عورت کی حیا اس کا حیادار لباس ہے۔ عورت کا تقدس اس کے مردوں سے بلاوجہ کے میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔

سوال ایسے لوگوں کو احمدی لڑکیاں کس طرح منہ توڑ جواب دیتی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی، احمدی لڑکیاں بھی ہیں جو اُن کے پردہ پر مردوں کی طرف سے اعتراض پر انہیں منہ توڑ کر جواب دیتی ہیں کہ ہمارا فعل ہے۔ ہم جو پسند کرتی ہیں ہم کررہی ہیں۔ تم ہمیں پردے اتارنے پر مجبور کرکے ہماری آزادی کیوں چھین رہے ہو؟ ہمیں بھی حق ہے کہ اپنے لباس کو اپنے مطابق پہنیں اور اختیار کریں۔

سوال جو بچیاں کہتی ہیں کہ اس معاشرہ میں پردہ کرنے میں ہمیں شرم آتی ہے۔ انکے ماں باپ کو حضور انور نے کیا ہدایت دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض ایسی بھی ہیں جو باوجود احمدی ہونے کے یہ کہتی ہیں کہ اس معاشرے میں پردہ کرنا اور سکارف لینا بہت مشکل ہے، ہمیں شرم آتی ہے۔ ماں باپ کو بھی بچپن سے لڑکیوں میں یہ باتیں پیدا کرنی چاہئیں کہ شرم تمہیں اسلامی تعلیم پر عمل نہ کرکے آنی چاہئے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر۔ پس شیطان سے بچنے کے لئے تو گھروں میں ہی ایسے مورچے بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے ہر حملے سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس کے حملے کا اسے جواب بھی دیا جائے۔

سوال شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آسکتا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو شیطان سے بچنے کی کیا جامع دعا سکھائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک صحابی بیان فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کردے۔ ہماری اصلاح کردے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما۔

سوال آج جبکہ میڈیا نے دنیا کو شیطان کے زیادہ قریب کردیا ہے، ایسے حالات میں احمدیوں کو کس امر کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جس دَور میں سے ہم گزر رہے ہیں میڈیا نے ہمیں ایک دوسرے کے قریب کردیا ہے اور بدقسمتی سے نیکیوں میں قریب کرنے کی بجائے شیطان کے پیچھے چلنے میں زیادہ قریب کردیا ہے۔ ایسے حالات میں ایک احمدی کو بہت زیادہ بڑھ کر اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔

سوال آج جبکہ میڈیا نے دنیا کو شیطان کے زیادہ قریب کردیا ہے، ایسے حالات میں احمدیوں کو کس امر کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہورہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔

سوال حضور انور نے ذیلی تنظیموں کو کیا ہدایات فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ذیلی تنظیموں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ انہیں (خدام، اطفال و ناصرات کو) جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑیں۔ خدّام اپنی ایسے خدّام کی ٹیمیں بنائیں جو مختلف مزاج کے لوگوں، نوجوانوں کو اپنے ساتھ جوڑنے والے ہوں۔ بعض بڑی عمر کی عورتیں اور خاص طور پر عہدیدار بچیوں سے جو رویّے رکھتی ہیں وہ بچیوں کو اگر دین سے دُور نہیں تو مجلس کے پروگراموں سے ضرور دُور کررہی ہوتی ہیں۔ پس عہدیدار اپنے رویّے ایسے رکھیں کہ پیار سے انہیں دین کے ساتھ جوڑیں، مسجد کے ساتھ جوڑیں، اپنی مجلس کے ساتھ جوڑیں، جماعت کے ساتھ جوڑیں ورنہ شیطان تو اس تاک میں ہے کہ کہاں کوئی کمزور ہو، کہاں کسی کو کسی عہدیدار کے خلاف کوئی شکوہ پیدا ہو اور میں حملہ کرکے اسے اپنے قابو میں کروں۔

سوال وہ لوگ جن کے سپرد دینی خدمت اور افراد جماعت کی تربیت کا کام ہے انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے ایسے عہدے داران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اپنے قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے خالص ہوکر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کسی کو شیطان کی جھولی میں نہ جانے دے بلکہ کسی طرح بھی کوئی فردِ جماعت بھی شیطان کے پیچھے چلنے والا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے آگے جھکے بغیر شیطان کے حملے سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی مدد تلاش کرو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کون سی دعا پڑھنے کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو یا باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔'' فرمایا کہ ''آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے''۔ وہ دعا کیا ہے؟ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (الاعراف:24) یعنی کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تُو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک وسویڈن، مئی 2016ء

ہمارے مقاصد سراسر روحانی ہیں، ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں اور بنی نوع انسان کے دُکھ درد کا خاتمہ

❁ ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان علیہ السلام قرآن کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ ہم انہیں اس زمانہ کا مصلح مانتے ہیں جسے خود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی یعنی ہدایت یافتہ کہا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ آپ علیہ السلام کو دو مقاصد کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔ ایک یہ کہ بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی عبودیت میں جمع کیا جائے اور دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف متوجہ کیا جائے۔ ❁ جماعت احمدیہ کی 127 سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم ہمیشہ اسی بات کی تبلیغ کرتے ہیں جس پر ہم خود عمل پیرا ہوں۔ ہمارے کوئی دنیوی یا سیاسی مقاصد نہیں ہیں بلکہ ہمارا پیغام امن، پیار اور باہمی برداشت کا پیغام ہے۔ ہمارے مقاصد تو سراسر روحانی مقاصد ہیں۔ ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں اور بنی نوع انسان کے دُکھ درد کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ ❁ جماعت احمدیہ مسلمہ جہاں کہیں اور جب کبھی بھی مسجد تعمیر کرتی ہے تو وہ ایک امن کا گھر ہوتا ہے جہاں قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیمات کی روشنی میں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے واضح رہے کہ ہماری مساجد کے دروازے اُن تمام امن پسند لوگوں کیلئے کھلے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ ❁ جب اللہ تعالیٰ امن اور خوشحالی کا چشمہ ہے تو مسلمانوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے معاشرے میں امن، تحفظ اور سلامتی فراہم کریں۔ ❁ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنے ماحول کے لئے محبت اور رحمدلی کا اظہار کرنے والا ہو اور ایک حقیقی مسجد وہی ہے جو تمام بنی نوع انسان کیلئے امن اور سلامتی کا مرکز ہو۔ ❁ والدین، خاندان اور دوستوں سے لیکر غریبوں، ضرورتمندوں، یتیموں اور معاشرے کے سارے مساکین تک تمام بنی نوع انسان خواہ ان کا تعلق کسی بھی نسل، قوم یا ذات سے ہو کی خدمت کرنا مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ ❁ مقامی لوگ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ صرف اپنی مذہبی تبلیغ اور مسجدیں بنانے میں ہی نہیں لگی ہوئی بلکہ تکلیف میں مبتلا لوگوں کے دُکھ دُور کرنے کیلئے بھی کوشاں ہے اور ان لوگوں کو بھی امید دیتی ہے جو بالکل بے امید ہو چکے تھے۔ ❁ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے اچھے کردار اور نمونہ کے ذریعہ سے ان تمام خوف اور خدشات کو زائل کرے جو لوگ اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ مجھے مکمل بھروسہ ہے کہ احمدی مسلمان میرے الفاظ پر توجہ دیں گے اور مقامی لوگوں کو بتائیں گے کہ اسلام کس چیز کی نمائندگی کرتا ہے۔ ❁ دنیا اس وقت بڑے مشکل دور سے گزر رہی ہے جہاں فتنہ وفساد اور تنازعات دنیا کے اکثر حصہ میں جڑ پکڑ چکے ہیں۔ اس کا واحد حل اور علاج یہی ہے کہ ایک بڑے فائدے کی خاطر ذاتی مفادات کو ایک طرف کر دیا جائے۔ ❁ ہمیں قیامِ امن کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہوگی تا کہ ہم اپنی نسلوں کو شکست وریخت اور درد والم میں مبتلا دنیا کا وارث بنا کر نہ جائیں بلکہ ہمیں اس بات کی یقین دہانی کرنی ہوگی کہ ہم اپنے پیچھے اعلیٰ مثال قائم کر کے جائیں اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک پر امن اور خوش حال دنیا چھوڑ کر جائیں۔

(مسجد محمود، مالمو کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

- خلیفہ کی تقریر نے مجھے ہلا دیا ہے، میں بہت جذباتی ہوں کیونکہ آج میں نے ایک مسلمان سربراہ کو صرف امن کے بارہ میں بولتے سنا، انہوں نے بتایا کہ اسلام انسانیت کی خدمت کا مذہب ہے، ان کی تقریر کا بہترین حصہ یہ تھا کہ ’انسانیت کو اپنے خالق کو پہچاننا ہوگا‘۔ اس تقریب میں شمولیت میرے لئے بڑے اعزاز کی بات تھی۔ (Mrs Hillevi Jonsson، مالمو میں کرسچن Priest)
- خلیفہ بہت رحم دل ہیں اور لوگوں کو صحیح اسلام کی طرف بلا رہے ہیں اور اگر لوگ اسی اسلام کی پیروی کریں تو ہمیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں ایک مسلمان رہنما کے صرف اور صرف پیار کے پیغام کو سن کر حیران رہ گیا۔ پیار، امن اور رحم یہی وہ الفاظ ہیں جو انہوں نے بار بار دہرائے۔ (ایک یہودی مہمان Peter Vig)
- خلیفہ نے جو امن اور رواداری کا پیغام دیا اسے سن کر میں بہت حیران ہوا، ان کے الفاظ خوبصورت اور حکمت سے پُر تھے، انہوں نے بہت مشکل موضوعات پر بھی بات کی مگر انہوں نے سچائی سے بات کی، میں اپنی زندگی میں بدھا سے متاثر ہوا ہوں مگر آج ایک اسلامی راہنما سے بھی متاثر ہوا۔ (بدھ مت سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Dharma Schultz)
- خلیفہ کے الفاظ نے مجھے چھو لیا ہے اور میں ان کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے اسلام کا اس طرز پر دفاع کیا جو دوسرے مسلمان نہیں کر سکتے۔ میں آپ کے خلیفہ پر فخر کرتا ہوں اور احمدیہ جماعت پر فخر کرتا ہوں۔ لوگوں کے اسلام کے بارہ میں غلط تاثرات کو دُور کرنا آسان کام نہیں، مگر خلیفہ اس کام میں سب سے آگے ہیں۔ (ایک یوگوسلاوین غیر احمدی مہمان حسین عبداللہ)

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر مہمانوں کے تاثرات)

❁ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی امن کیلئے کی جانے والی کوششوں اور ان کے دنیا بھر کے سفروں سے آگاہ ہوں اور میں ان کا شکر گزار ہوں، آپ نے اس مشن کیلئے جس قدر ولولہ اور جوش کا اظہار کیا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوں۔ (مالمو شہر کے میئر کینٹ اینڈرسن)

❁ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ شدت پسندی اور اس سے پیدا ہونے والی ہر برائی کا مقابلہ کیا ہے، جماعت احمدیہ کا پیغام کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ایک جمہوریت کا پیغام ہے، تعلیم پھیلانے کا پیغام ہے، عدل وانصاف مہیا کرنے کا پیغام ہے اور مذہبی وغیر مذہبی آزادی فراہم کرنے کا پیغام ہے۔ (پروفیسر مسٹر جانس آٹربیک)

(مسجد محمود، مالمو کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ پروگرام میں گیسٹ سپیکرز کے خطاب)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 14و15؍مئی 2016 کی مصروفیات

14 مئی 2016 (بروز ہفتہ)

صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج دوپہر مسجد محمود کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے ایک ہال میں تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں بڑی تعداد میں مقامی سویڈش مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

آج کی اس تقریب میں 140 سے زائد سویڈش مہمان شامل تھے۔ ان مہمانوں میں Kent Andersson میئر مالموسٹی، Mr. Jonas Otterbeck پروفیسر Lund یونیورسٹی، Catarina Kinnvall پروفیسر پولیٹیکل سائنس Lund یونیورسٹی، Hillevi Larsson ممبر آف پارلیمنٹ، Stefan Sinteus پولیس چیف مالمو سٹی، سویڈش چرچ کے نمائندہ Anders Ekhem، Mr. Rickard Lagervall پروفیسر Lund یونیورسٹی، Mr. Jonas Alwall پروفیسر تھیالوجی مالمو یونیورسٹی، Mujo Halilovic پروفیسر سوشل سائنس مالمو یونیورسٹی اور Mr. Torbjorn Tegnhammar ڈپٹی میئر مالمو سٹی اور اس کے علاوہ ڈاکٹرز، ٹیچرز، انجینئرز، وکلاء اور

زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل یہ سبھی مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ان مہمانوں کے علاوہ مختلف ممالک سے آنے والے جماعتی عہدیداران اور مہمان بھی اس تقریب میں شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

مہمانوں کے خطاب

کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مصحب رشید طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے کی اور مکرم محمد داؤد خان صاحب صدر جماعت مالمو نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔

اس کے بعد گیسٹ سپیکر مسٹر کینٹ اینڈرسن میئر مالموسٹی اور پروفیسر جانس آٹربیک نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

سب سے پہلے مالموشہر کے میئر کینٹ اینڈرسن نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 2010 سے مالمو کے میئر کے طور پر کام کررہے ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا :

مَیں حضور انور، جماعت احمدیہ مالمو اور تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج اور کل کے دن مالمو کیلئے بہت یادگار تھے۔ اس مسجد کے افتتاح کے ذریعہ بعض چیزوں کا اختتام ہوا اور بعض چیزوں کا آغاز ہوا۔ اختتام اس صورت میں کہ اس مسجد کی تعمیر کے ذریعہ سے معاشرہ میں اتحاد اور یکجہتی کے قیام کا خواب پایہ تکمیل تک پہنچا اور ایک لمبا سفر جس میں بہت سوں نے انتھک محنت کی اور میں بھی اس کا شاہد ہوں اپنے اختتام کو پہنچا۔ اور دوسری طرف آغاز اس صورت میں کہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ مالمو میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس نئی مسجد کے ذریعہ جماعت احمدیہ اس مسجد میں اب وہ کام بھی کر سکے گی جو اپنی پرانی جگہ نہیں کر پاتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسجد کی تعمیر آپ لوگوں کیلئے ایک بڑی تبدیلی ہے۔

موصوف نے کہا : تبدیلی کی بات ہوئی ہے تو میں آپ کو مالمو کے اندر ہونے والی تبدیلیوں کے بارہ میں بھی مختصراً بتا تا چلوں جو گزشتہ سالوں بلکہ گزشتہ دہائیوں میں رونما ہوئی ہیں۔ مالمو ایک روایتی انڈسٹریل شہر سے مکمل طور پر تبدیل ہوکر ایک بڑا معاشی شہر بن گیا ہے جس میں بڑی بڑی فیکٹریوں کی جگہ اب چھوٹے چھوٹے اور درمیانے کاروباروں نے لے لی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کاروباری معاشرہ تبدیل ہو چکا ہے۔ آج سے تیس پینتیس برس قبل یہاں ویسٹرن ہاربر میں بحری جہاز بنانے کی صرف ایک کمپنی ہوا کرتی تھی جو کہ ماحول کو آلودہ کرتی تھی۔ لیکن آج ویسٹرن ہاربر کا شمار دنیا کے مستحکم ترین شہروں میں ہوتا ہے کہ جو کہ بحری جہاز بنانے والی کمپنی کی نسبت کہیں زیادہ لوگوں کو نوکریاں فراہم کرتا ہے۔ اب یہاں 200 سے زیادہ مختلف کمپنیاں قائم ہیں۔ پھر آبادی کے اعداد وشمار کے لحاظ سے بھی ہمارے ہاں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ گزشتہ دہائی کے دوران مالمو میں 96 فیصد لوگ مقامی باشندے تھے اور باقیوں میں سے تقریباً نصف کا تعلق سکنڈے نیوین ممالک سے تھا۔ یعنی مالمو میں تقریباً ایک ہی نسل بستی تھی۔ جبکہ آج اس شہر میں مختلف ثقافتوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ آج اس شہر کے مکینوں میں ایک تہائی ایسے ہیں جو مالمو سے باہر پیدا ہوئے ہیں۔ شماریات کے مطابق ان میں سے چالیس فیصد ایسے ہیں جن کا تعلق بیرونی ممالک سے ہے۔ مالمو میں اس وقت انیس سال سے کم عمر بچوں میں پچاس فیصد سے زائد سویڈش کے علاوہ کوئی دوسری زبان بھی جانتے ہیں اور ان کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک سویڈش نہیں ہے۔ پس مالمو میں 179 قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں جن میں بڑی کمیونٹیز بھی شامل ہیں اور چھوٹی بھی اور ان کی زبانیں باقی دنیا کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پس ایک شہر جس نے اس قدر تبدیلی دیکھی ہے اس کے بعض مسائل بھی ہیں۔ یقیناً ہم سب کو مالمو کے ماحول، معاشیات اور دیگر شعبوں کے استحکام کیلئے سخت محنت کرنا ہوگی۔ اور سب سے بڑھ کر معاشرے کا استحکام اور دوسروں کے ساتھ امتیازی سلوک کی روک تھام ضروری ہے۔ ذہنی سکون اور اس شہر اور معاشرے کے سکون کیلئے ہمیں عدل و انصاف کے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے انسانی حقوق کا دفاع کرنا ہوگا۔

موصوف نے کہا: میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی امن کیلئے کی جانے والی کوششوں اور ان کے دنیا بھر کے سفروں سے آگاہ ہوں اور میں ان کا شکر گزار ہوں۔ آپ نے اس مشن کیلئے جس قدر ولولہ اور جوش کا اظہار کیا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوں۔ مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی اس مسجد کے افتتاح کے تاریخی موقع پر یہاں موجودگی کس قدر اہمیت کی حامل ہے، جس کے لئے میں خلیفہ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بعد ازاں لُنڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مسٹر جانس آٹربیک نے اپنے ایڈریس میں کہا: بہت بہت شکریہ۔ مجھے بہت خوشی محسوس ہورہی ہے کہ مَیں یہاں موجود ہوں اور مجھے ایک بار پھر خلیفہ سے ملاقات کرنے کا موقع مل رہا ہے جن سے میں کچھ عرصہ قبل لندن میں بھی مل چکا ہوں۔ مَیں نے ایک انسانی حقوق کی رپورٹ میں حصہ لیا تھا جو پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کے بارہ میں تھی۔ اس کا نام "A beleaguered community on the rising persecution of the Ahmadiyya Muslim Community" رکھا گیا تھا۔ جب میں پاکستان ربوہ گیا تو وہاں مجھے جو بات سب سے زیادہ نظر آئی وہ اس شہر کا محاصرہ تھا۔ میرے خیال میں یہ محاصرہ ایک ظاہری محاصرہ نہیں بلکہ ایک نفسیاتی محاصرہ بھی تھا۔ خاردار تاروں اور سیکورٹی گارڈز کے ساتھ کیا جانے والا یہ محاصرہ ان بااثر ملاؤں کے ممکنہ حملوں سے بچنے کے لئے تھا جو اس شہر کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں اور مسلسل احمدیوں کے خلاف نفرت انگیز پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ اور تو اور یہ ایک آئینی محاصرہ بھی تھا جس کے ذریعہ روز احمدیوں کو ہراساں کیا جاتا ہے اور حکومت، قانونی ادارے، پولیس، میڈیا اور سیاستدان جنہیں اقلیتوں کی حفاظت کرنی چاہئے وہی جرم کا ارتکاب کررہے ہیں۔ احمدیوں کے خلاف ختم نبوت کی شدت پسند تحریک صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ جنوبی ایشیا، مشرقِ وسطیٰ اور برطانیہ جیسے ممالک میں بھی جماعت کے خلاف عمل پیرا ہے اور ان ملکوں میں احمدیوں پر ہونے والے حملوں کی پشت پناہی کررہی ہے۔ پس آج میں یہی کہنا چاہوں گا کہ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ شدت پسندی اور اس سے پیدا ہونے والی ہر برائی کا مقابلہ کیا ہے۔ خواہ اس کا تعلق یورپ کے انتہائی دائیں ہاتھ کی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ ہے یا ان شدت پسندوں کے ساتھ جو یورپ کی نوجوان نسل کو اسلام کے نام پر بہکا کر ان سے گھناؤنے کام کرواتے ہیں۔ پس یہ نہایت ضروری امر ہے کہ ہم یورپ میں اور دنیا کے دیگر خطوں میں ہر سطح پر بشمول سکول، معاشرہ، قانون اور سیاست کے میدانوں میں شدت پسندی کا مقابلہ کریں اور ایسے معاشرے کیلئے کام کریں جو اپنے اندر ہر قسم کے لوگوں کو سمو سکے۔ اور ان لوگوں کے خلاف کام کریں جو ملکوں کی سرحدیں بند کردینا چاہتے ہیں اور فتنہ اور نفرت پھیلانا چاہتے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کا پیغام کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ایک جمہوریت کا پیغام ہے، تعلیم پھیلانے کا پیغام ہے، عدل وانصاف مہیا کرنے کا پیغام ہے اور مذہبی وغیر مذہبی آزادی فراہم کرنے کا پیغام ہے۔ آخر پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد گیارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے تو اس موقع پر میں دلی طور پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مالمو میں ہماری نئی مسجد کے افتتاح کی دعوت قبول کی۔ آپ میں سے اکثر جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے، اس لئے آپ لوگوں کی ایک اسلامی تقریب میں شمولیت یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کھلے دل کے مالک اور رواداری کے حامل لوگ ہیں۔ چنانچہ آپ ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے جو اس وقت یہاں موجود ہیں بعض ایسے بھی ہوں گے جو اپنے دلوں میں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے بعض خدشات اور تحفظات رکھتے ہوں اور شاید ہماری مسجد کے حوالہ سے شاکی بھی ہوں۔ خاص کروہ لوگ جن کا مسلمانوں کے ساتھ بہت کم یا پھر بالکل بھی رابطہ نہیں ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہوں گے کہ یورپ میں یا ترقی یافتہ ملکوں میں مسجدیں بنی ہی نہیں چاہئیں۔ وہ شاید مسجدوں کو اپنی قوموں کیلئے عدم استحکام اور دشمنیوں میں اضافہ کا باعث سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شاید ایسے لوگوں کے تحفظات کسی حد تک بجا بھی ہوں کیونکہ بعض نام نہاد مسلمان مسجدوں کو اپنے گھناؤنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کررہے ہیں۔ ایسے لوگ شدت پسندی اور انتہاء پسندی کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے تو میں اپنے تمام مہمانوں اور اس شہر کے لوگوں کو اس بات کی یقین دہانی کروادوں کہ اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقی مسلمان اور حقیقی مساجد معاشرے میں نفرت اور کینہ پھیلانے کی بجائے صرف اور صرف پیار، محبت اور اخوت ہی پھیلاتی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے اگر کوئی حقیقی مسلمان کے ساتھ ملے تو اسے اس کی طرف سے صرف سلامتی ہی ملنی چاہئے۔ اسی طرح جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے سکون اور اطمینان ہی ملنا چاہئے۔ اگر اس کے برعکس ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس مسجد کو آباد کرنے والے حقیقی مسلمان نہیں ہیں اور وہ حقیقی اسلامی تعلیمات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ یا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ مسجد نیک ارادوں کے ساتھ نہیں بنائی گئی یا اپنے حقیقی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے نہیں بنائی گئی۔ ایسی مساجد جہاں سے شر پھیلتا ہو، ان کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں۔ قرآن کریم میں ایک واقعہ کا ذکر ملتا ہے جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسجد منہدم کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ کیونکہ یہ مسجد ایک امن کی جگہ کے طور پر نہیں بنائی گئی تھی بلکہ فتنہ اور فساد پھیلانے کیلئے تعمیر کی گئی تھی۔ اس مسجد کو بنانے والے منافقین تھے جو اس علاقہ اور اس معاشرے کے مسلمانوں کے بیچ اور

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان پھوٹ ڈالنا چاہتے تھے۔ پس قرآن اس کے متعلق بڑی وضاحت کے ساتھ کہتا ہے کہ ایسی مساجد جو بُرے ارادے لیکر تعمیر ہوئی ہوں انہیں مسمار کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان علیہ السلام قرآن کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ ہم انہیں اس زمانہ کا مصلح مانتے ہیں جسے خود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی یعنی ہدایت یافتہ کہا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ آپ علیہ السلام کو دو مقاصد کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔ ایک یہ کہ بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی عبودیت میں جمع کیا جائے اور دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف متوجہ کیا جائے۔ آپ علیہ السلام کو تمام دنیا کیلئے ایک امن کے ذریعہ کے طور پر بھیجا گیا تھا۔ اس لئے آپ علیہ السلام کے پیروکار بھی وہ لوگ ہیں جو معاشرے میں پیار اور محبت کی راہیں استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی 127 سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم ہمیشہ اسی بات کی تبلیغ کرتے ہیں جس پر ہم خود عمل پیرا ہوں۔ ہمارے کوئی دنیوی یا سیاسی مقاصد نہیں ہیں بلکہ ہمارا پیغام امن، پیار اور باہمی برداشت کا پیغام ہے۔ ہمارے مقاصد تو سراسر روحانی مقاصد ہیں۔ ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں اور بنی نوع انسان کے دُکھ درد کا خاتمہ چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل اسلام کی مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے اور اسلام کو ایک انتہا پسند اور متشدد مذہب بنا دیا گیا ہے۔ گو کہ ہم اسلام کی اس صورت کو ہرگز برحق نہیں سمجھتے مگر یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ بعض نام نہاد مسلمانوں کے گھناؤنے اعمال نے مخالفین اسلام کو اسلام پر اس قسم کے غلط اعتراضات کرنے کا لائسنس جاری کر دیا ہے۔ بہر حال ایک احمدی مسلمان ہونے کے ناطے جب میں حالاتِ حاضرہ کا جائزہ لیتا ہوں تو مَیں مایوسی کا شکار نہیں ہوتا بلکہ یہ حالات اسلام کی صداقت پر میرے ایمان میں اضافہ کرتے ہیں۔ کیونکہ چودہ سو سال پہلے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات بگڑ جائیں گی اور اس کی اصل تعلیمات کو بھلا دیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس روحانی تاریکی کے دور میں اللہ تعالیٰ حقیقی اسلامی تعلیمات کو ازسرِ نو زندہ کرنے کے لئے مسیح موعود کو بھیجے گا جیسا کہ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ہم اپنی جماعت کے بانی کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے روحانی شمع کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان اور ابدی تعلیمات کو ایک دائمی روشنی سے منور فرما دیا۔ آپ علیہ السلام نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی روشنی میں مسجد کا اصل مقصد بیان فرما دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جماعت احمدیہ مسلمہ جہاں کہیں اور جب کبھی بھی مسجد تعمیر کرتی ہے تو وہ ایک امن کا گھر ہوتا ہے جہاں قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیمات کی روشنی میں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے واضح رہے کہ ہماری مساجد کے دروازے اُن تمام امن پسند لوگوں کے لئے کھلے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور جو امن، پیار اور یگانگت جیسی اقدار پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب جیسا کہ یہ مسجد بنی ہے جس کا نام ''مسجد محمود'' یعنی ایسی مسجد جو تعریف کے لائق ہے، رکھا گیا ہے۔ اس لئے مقامی جماعت کا اوّلین فرض ہے کہ ان کی زندگی کا ہر پہلو اسلام کی حقیقی اور امن پسند تعلیمات کی عکاسی کرنے والا ہو۔ جہاں وہ ایک طرف اس مسجد میں ہر روز خدا تعالیٰ کی عبادت کیلئے داخل ہوں وہاں وہ اس مسجد میں یہ دلی آرزو اور عزم لیکر بھی داخل ہوں کہ انہوں نے اس معاشرے کی خدمت کرنی ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔ ان کے کردار سے اپنے ہمسائیوں اور وسیع تر معاشرے کیلئے امن، رحمدلی اور خیر خواہی کا اظہار ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

یہ بڑا واضح ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسی لئے قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 26 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے'' عربی میں امن کے لئے سلام کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس ایک لفظ کے کئی معانی اور مفاہیم ہیں۔ اس کا مطلب حفاظت اور سلامتی کا بھی ہے۔ اس کا مطلب ہر قسم کی برائی اور شر سے محفوظ رہنے کا بھی ہے۔ اس کا مطلب امن اور فرمانبرداری بھی ہے۔ درحقیقت 'سلام' خدا تعالیٰ کی صفت بھی ہے یعنی وہ ذات امن اور سکون کا منبع ہے اور مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کی صفات اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ امن اور خوشحالی کا چشمہ ہے تو مسلمانوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے معاشرے میں امن، تحفظ اور سلامتی فراہم کریں۔ مزید یہ کہ مسجد کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو نماز پڑھنے کیلئے جگہ فراہم کرنا ہے اور عربی میں نماز کو ''صلوٰۃ'' کہتے ہیں جس کا مطلب شفقت، پیار اور رحمدلی ہے۔ یعنی وہ مسلمان جو خلوصِ نیت کے ساتھ نمازیں ادا کرتا ہے وہ ایک ایسا شخص ہے جو مہربان، دوسروں کا خیال رکھنے والا اور رحمدل ہے اور وہ ہر قسم کی غیر اخلاقی اور غیر قانونی حرکت اور ہر قسم کی برائی سے دُور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک حقیقی عابد وہی ہے جس کے قدم تقویٰ کی راہ سے کبھی نہیں ڈگمگاتے اور جو اپنی پوری قابلیت کے ساتھ معاشرے کی خدمت کرتا ہے۔ مختصراً یہ کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنے ماحول کے لئے محبت اور رحمدلی کا اظہار کرنے والا ہو اور ایک حقیقی مسجد وہی ہے جو تمام بنی نوع انسان کیلئے امن اور سلامتی کا مرکز ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

اسلام کا ایک اور زریں اصول یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہمسائے کے حقوق ادا کرنے اور بوقتِ ضرورت ان کی مدد کرنے اور انکی خدمت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ درحقیقت بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمسائیوں کے حقوق کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسائیوں کو وراثت کے حقوق بھی دے دے۔

پھر اللہ تعالیٰ سورۃ النساء کی آیت 37 میں فرماتا ہے: ''اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو اور نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی۔ اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔''

جب ہم اس آیت کو پڑھتے ہیں اور اس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے بنی نوع انسان کے حقوق پر کس قدر زور دیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ایک دوسرے کیلئے لازم ملزوم قرار دے دیا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے والدین، خاندان اور دوستوں سے لیکر غریبوں، ضرورتمندوں، یتیموں اور معاشرے کے سارے مساکین تک تمام بنی نوع انسان خواہ ان کا تعلق کسی بھی نسل، قوم یا ذات سے ہو کی خدمت کرنا مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ہمسایہ کی خدمت کرنا مسلمان پر فرض ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمسائیگی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ہمسائے میں صرف وہ لوگ شامل نہیں جو آپ کے ساتھ رہتے ہوں بلکہ اس میں آپ کے ساتھ کام کرنے والوں سے لیکر آپ کے ساتھ سفر کرنے والوں تک تمام لوگ شامل ہیں۔ پس اسلام کے نزدیک پیار کے دائرہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ پس یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے یا معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلانے کا باعث بنے۔ درحقیقت یہ ناممکن ہے کیونکہ ایک شخص تب ہی حقیقی مسلمان کہلا سکتا ہے جب وہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے والا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

یقیناً موجودہ حالات کے پیش نظر یہ قابل فہم ہے کہ آپ میں سے بعض لوگ اور بالخصوص اس مسجد کے ہمسائے جو براہِ راست مسجد کی وجہ سے متاثر ہوں گے شاید اس مسجد کے متعلق خدشات رکھتے ہوں۔ جس چیز کے متعلق آپ کو علم نہ ہو اس سے خوفزدہ ہونا ایک طبعی امر ہے۔ اس لئے اس مسجد کے ہمسائے شاید پریشان ہوں کہ اس نئی مسجد کے افتتاح کے ساتھ ممکن ہے ان کے شہر کا امن خراب ہو جائے۔ تاہم اس اسلام کی بنیاد پر جس کو میں جانتا اور جس پر مَیں عمل پیرا ہوں مَیں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ یہ مسجد امن کا چشمہ ثابت ہوگی جس سے ہمیشہ پیار اور محبت ہی پھوٹے گا۔ انشاء اللہ آپ خود دیکھیں گے کہ اس علاقہ میں رہنے والے احمدی مسلمان امن، پیار اور باہمی احترام کو فروغ دیں گے اور پہلے سے بڑھ کر اپنے ہمسائیوں کی خدمت کریں گے کیونکہ یہی وہ چیزیں ہیں جن کا مطالبہ ان کا مذہب ان سے کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

پس یہ وہ بے لوث اور اعلیٰ تعلیمات ہیں جن کی جماعت احمدیہ نہ صرف تبلیغ کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر دنیا کے ہر حصہ میں ان پر عمل پیرا ہے۔ ہم دنیا بھر میں ہزاروں مساجد تعمیر کر چکے ہیں اور ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ لوگ جب ہماری جماعت کو جاننا شروع ہو جاتے ہیں تو جلد ہی ان کے خوف دُور ہو جاتے ہیں اور وہ ہمیں معاشرے کا اہم جزو سمجھ کر خوش آمدید کہتے ہیں اور ہماری قدر کرنے لگ جاتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ شروع کا خوف جلد ہی ختم ہو جائے گا اور اس مسجد سے ہر سمت گونجنے والا امن کا پیغام ہمارے ہمسایوں کی آنکھوں کا تارا بن جائے گا۔ مقامی لوگ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ صرف اپنی مذہبی تبلیغ اور مسجدیں بنانے میں ہی نہیں لگی ہوئی بلکہ تکلیف میں مبتلا لوگوں کے درد دور کرنے کیلئے بھی کوشاں ہے اور ان لوگوں کو بھی امید دیتی ہے جو بالکل بے امید ہو چکے تھے۔ ہم مساجد کے ذریعہ معاشرے کے مساکین اور غرباء کو بہتر مستقبل فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہی کوششوں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ نے دنیا کے دُور دراز علاقوں میں سکول اور ہسپتال تعمیر کئے ہیں جو دنیا کے محروم ترین طبقہ کو ان کے رنگ و نسل اور مذہب سے بالا ہو کر طبی سہولیات اور تعلیم مہیا کرتے ہیں۔ انہی امدادی کاموں میں ہم اُن لوگوں کو جو انتہائی دل شکستہ اور مایوس کن حالات میں رہ رہے ہیں واٹر پمپ لگا کر پینے کا صاف پانی مہیا کر رہے ہیں ہم یہاں مغرب میں رہ کر جہاں ہمارے نلوں سے مسلسل پانی بہتا ہے پانی کی قدر کرنا بہت مشکل کام ہے۔ جب آپ افریقہ کے انتہائی دُور دراز علاقوں میں جا کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح چھوٹے چھوٹے بچے روزانہ کئی کئی کلومیٹر پیدل چل کر اپنے سروں پر پانی کے مٹکے رکھ کر اپنے گھروں میں لیکر آتے ہیں تو تب آپ کو پانی جیسی نعمت کا اندازہ ہوگا۔ اور جس پانی کو لیکر آنے کیلئے وہ اتنی محنت کرتے ہیں وہ شاید ہی صاف ہوتا ہو اور بالعموم غلیظ ہی ہوتا ہے جو کئی قسم کی بیماریوں کا موجب بنتا ہے۔ پس احمدی مسلمان اپنی مذہبی تعلیمات کی وجہ سے ایسے لوگوں کی مدد کرنے اور انہیں آرام پہنچانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم

لوگوں کے عقائد، مذہب اور ان کے بیک گراؤنڈ سے بالا ہوکر تمام ضرورتمندوں کی خدمت کررہے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم مسجد تعمیر کرتے ہیں ہم وہاں کے معاشرے اور ارد گرد بسنے والے لوگوں کی امداد کیلئے مثبت کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اس شہر کے لوگوں کو اور تمام سویڈش لوگوں کو میں ایک مرتبہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ یہ مسجد انشاء اللہ العزیز پیار، محبت اور اخوت کا مرکز ثابت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میں یہاں رہنے والے احمدی مسلمانوں کو بھی ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہوں جن میں اب مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ جہاں ایک دوسرے کیلئے آپ کی محبت میں اضافہ ہو وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا حقیقی سفیر بننا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ یہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے اچھے کردار اور نمونہ کے ذریعہ سے ان تمام خوف اور خدشات کو زائل کرے جو لوگ اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ مجھے مکمل بھروسہ ہے کہ احمدی مسلمان میرے الفاظ پر توجہ دیں گے اور مقامی لوگوں کو بتائیں گے کہ اسلام کس چیز کی نمائندگی کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دنیا اس وقت بڑے مشکل دور سے گزر رہی ہے جہاں فتنہ وفساد اور تنازعات دنیا کے اکثر حصہ میں جڑ پکڑ چکے ہیں۔ اس کا واحد حل اور علاج یہی ہے کہ ایک بڑے فائدے کی خاطر ذاتی مفادات کو ایک طرف کردیا جائے۔ تلخ اختلافات کو دُور کرنے کے لئے جن کی وجہ سے کئی قومیں توڑ پھوڑ کا شکار ہوچکی ہیں محبت اور یگانگت کی روح قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ دورِ حاضر کے مسائل چھوٹے پیمانہ کے نہیں ہیں بلکہ کئی ممالک اس جنگ اور ظلم وستم کے گھیرے میں آچکے ہیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس عدم استحکام اور تنازعات کا مرکز بعض مسلمان ممالک بنے ہوئے ہیں جن کی حکومتیں اپنے لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہوچکی ہیں اور نتیجتاً بعض شدت پسند باغیوں اور دہشت گرد گروپوں نے ایسا ردِّ عمل دکھایا ہے کہ ان کا خستہ حال معاشرہ مزید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا ہے۔ دورِ حاضر میں ہر قوم اور مذہب ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور ان کی بقا ایک دوسرے پر منحصر ہے۔ مسلمان ممالک کے تنازعات پہلے ہی کافی پھیل چکے ہیں۔ عرب ممالک میں ہونے والی جنگوں اور ظلم وستم کے نتیجہ میں ہم یہاں مغرب میں بھی ایک انتشار اور بے یقینی کی سی صورتحال اور باہمی اختلافات میں اضافہ ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ بعض انتہا پسند گروہ یورپ میں بھی داخل ہو چکے ہیں اور ان کے ممبران ملکوں میں رہ رہے ہیں اور اس خطہ کے امن اور سلامتی کے لئے سنگین خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اس کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ پس ہم سب جو امن کے خواہاں ہیں ہم سب کو ان تاریک طاقتوں کے مقابل پر جو پھوٹ ڈالنا چاہتی ہیں متحد ہوکر کھڑا ہونا ہوگا۔ ہمیں قیام امن کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہوگی تا کہ ہم اپنی نسلوں کو شکست وریخت اور درد والم میں مبتلا دنیا کا وارث بنا کر نہ جائیں بلکہ ہمیں اس بات کی یقین دہانی کرنی ہوگی کہ ہم اپنے پیچھے اعلیٰ مثال قائم کر کے جائیں اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک پر امن اور خوش حال دنیا چھوڑ کر جائیں۔ یہ صرف اسی صورت ممکن ہوگا جب بنی نوع انسان اپنے خالق حقیقی کو پہچانے اور خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرنے والی بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی قابلیت عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کے یہاں ہمارے ساتھ شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ شکریہ۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس میں تمام حاضرین اپنے اپنے طریق پر شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد پروگرام کے مطابق تمام مہمانوں نے حضور انور کی معیت میں کھانا کھایا۔ اس دوران مختلف مہمان باری باری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آتے اور ملاقات کی سعادت حاصل کرتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں کے ساتھ گفتگو فرمائی اور بہت سے مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا بھی شرف حاصل کیا۔ یہ پروگرام ایک بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔

دو بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود میں تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج کی اس تقریب میں شامل مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا۔ بہت سے مہمانوں نے برملا اپنے جذبات، خیالات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج ہیں۔

☆ مالمو میں مسجد محمود کے افتتاح کے حوالہ سے اس تقریب میں 140 سے زائد سویڈش مہمان شامل تھے۔

☆ ان مہمانوں میں ممبران پارلیمنٹ، مالموسٹی کے میئر، پولیس چیف، سویڈش چرچ کے نمائندے، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور زندگی کے دیگر مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی شامل تھے۔

☆ ایک خاتون Mrs Hillevi Jonsson جو مالمو میں کرسچن Priest ہیں اور وہاں ہسپتال میں کام کرتی ہیں وہ بھی اس تقریب میں شامل تھیں۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور نے اپنے خطاب میں نہایت اہم موضوعات اور مضامین پر بات کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ بالکل درست بات ہے کہ یہاں مالمو میں اور یورپ میں لوگ مسلمانوں سے اور مسجدوں سے خوفزدہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے امن کے متعلق اور اس حوالہ سے لوگوں کی ذمہ داریوں کے بارہ میں بڑی اہم باتیں بیان کیں۔ میں خلیفہ کے خطاب کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔

موصوفہ نے کہا: خلیفہ نے ہمیں ایک مسجد کے مقاصد کے بارہ میں بتایا اور میں امید کرتی ہوں کہ وہ دوسروں کو ان مقاصد کے بارہ میں قائل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ یقیناً انہوں نے مجھے تو قائل کرلیا ہے۔ یہ مسجد کے مقاصد کا موضوع بہت ضروری تھا۔ اور ان کا ہر لفظ بامعنی اور گہرا تھا۔ یہ تقریر دور حاضر کیلئے اور اس ملک کیلئے بہت زیادہ ضروری تھی۔ خلیفہ نے پیغام دیا کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے خوف نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔ اور ایک دوسرے کے خیالات بانٹنے چاہئیں۔

موصوفہ نے کہا: حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے مجھے ہلا دیا ہے۔ میں بہت جذباتی ہوں کیونکہ آج میں نے ایک مسلمان سربراہ کو صرف امن کے بارہ میں بولتے سنا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اسلام انسانیت کی خدمت کا مذہب ہے۔ ان کے یہ الفاظ پیار سے بھرے ہوئے تھے۔ اور مجھے ان الفاظ نے امید سے بھر دیا ہے۔ میں امید رکھتی ہوں کہ اس مسجد کا افتتاح مالمو کے لئے ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ اور میرے خیال میں مختلف طبقہ ہائے فکر اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کا ایک جگہ جمع ہونا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ان کی تقریر کا بہترین حصہ یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ انسانیت کو اپنے خالق کو پہچاننا ہوگا اور خدا پر پختہ یقین رکھنا چاہئے۔ یہی میرا بھی نظریہ ہے۔ اس تقریب میں شمولیت میرے لئے بڑے اعزاز کی بات تھی۔

☆ ایک مہمان جن کا تعلق عراق سے ہے اور گزشتہ 16 سال سے سویڈن میں مقیم ہیں اور سول انجینئر ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سب سے پہلے تو میں اس تقریب کے لئے دعوت کا شکریہ ادا کروں گا۔ میں پہلے بھی جماعت احمدیہ کے بعض فنکشنز میں شامل ہو چکا ہوں مگر اس فنکشن میں مجھے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ساتھ ملنے کا موقع ملا۔ مجھے لگا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نہایت ایماندار شخص ہیں جو امن کے قیام کے لئے کوششیں کررہے ہیں اور اسلام کی اصل تصویر دنیا کے سامنے پیش کررہے ہیں۔

☆ ایک سویڈش مہمان نے کہا: یہاں سویڈن میں مختلف اسلامی جماعتیں کام کررہی ہیں مگر آپ کی جماعت کے حوالہ سے میں بہت خوش ہوں کہ آپ لوگ بہت اچھا کام کررہے ہیں۔ میں جماعت احمدیہ اور احمدی مسلمانوں کی کامیابی کے لئے خدا سے دعا مانگتا ہوں۔

☆ ایک سویڈش مہمان جو کہ چائیلڈ سائیکالوجسٹ ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ نے اس شہر میں مسجد کا افتتاح کیا ہے۔ کیونکہ آپ لوگ اسلام کی صحیح خدمت کررہے ہیں اور اس معاشرہ میں امن کے قیام کے لئے کام کررہے ہیں۔

☆ سویڈن کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان نے کہا: اس قسم کی تقاریب سویڈن میں قیام امن اور سویڈش معاشرے کی ہم آہنگی کے لئے بہت ضروری ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اس حوالہ سے بہت عمدہ کردار ادا کررہی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ سویڈن میں اس قسم کی مساجد تعمیر ہورہی ہیں۔ ہماری پارٹی بھی مذہبی آزادی اور Pluralism کے لئے کام کرتی ہے۔

موصوف نے کہا: جیسا کہ اس وقت دنیا کے حالات بہت سے مسائل اور تنازعات کا شکار ہیں اس لئے میرے خیال میں کسی بھی مذہبی رہنما کے لئے ضروری ہے کہ وہ قیام امن کے لئے صف اول میں کھڑا ہو اور یہی کام خلیفۃ المسیح سرانجام دے رہے ہیں۔ دنیا کو خلیفۃ المسیح جیسے امن پسند شخص کی ضرورت ہمیشہ

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4رمارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12رفروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ہے۔میں خلیفہ کی تقریر سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔

☆ مالمو شہر کے میئر Kent Anderson نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: میرے خیال میں آج ایک بہت اہم دن تھا۔خلیفۃ المسیح نے نہ صرف دنیا میں قیام امن کی یقین دہانی کروائی بلکہ اس شہر اور علاقہ میں تعمیر ہونے والی مسجد کے حقیقی مقاصد بھی بیان فرمائے۔ پس اس مسجد کو ہم اس شہر میں قیام امن اور integration کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ میں نے اپنے ایڈریس میں بھی کہا تھا کہ خلیفۃ المسیح دنیا میں قیام امن کے متعلق جو لکھ رہے ہیں اور جو کہہ رہے ہیں میں اس سے بے حد متاثر ہوں۔اسی طرح اس مشن کیلئے آپ کے انتھک سفر بھی بڑے موثر ہیں۔

☆ اس تقریب میں شامل ایک یہودی مہمان Peter Vig نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اس تقریب میں شامل ہو کر اور خلیفہ کی تقریر سن کر میں جذبات سے مغلوب ہو گیا تھا۔میری آپ کی کمیونٹی سے پہلے اس طرح کی ملاقات کبھی نہیں ہوئی تھی لیکن میں نے آپ کے بعض لوگوں کو لیف لیٹس تقسیم کرتے دیکھا تھا جو معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کے قیام کا پیغام دے رہے تھے۔ میں پہلے بھی سمجھتا تھا کہ اسلام دہشت گردی اور ظلم وسفا کی کا مذہب نہیں ہے مگر یہاں آکر خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میرا خیال یقین میں بدل گیا ہے۔

آج کا یہ دن میرے لئے بہت معلوماتی تھا کیونکہ میں نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا۔ خلیفہ ایک پُرامن انسان ہیں جو امن کا پیغام پھیلاتے ہیں ۔ انہوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ اسلام میں anti-semitism کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

موصوف نے کہا: وہ بہت رحم دل ہیں اور لوگوں کو صحیح اسلام کی طرف بلا رہے ہیں اور اگر لوگ اسی اسلام کی پیروی کریں تو ہمیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔اس دنیا میں اسلام کے بارہ میں بہت زیادہ منفی سوچ پائی جاتی ہے اور ہم سب مسلمانوں کی شدت پسندی سے ڈرتے ہیں ۔ اس لئے میں ایک مسلمان رہنما کے صرف اور صرف پیار کے پیغام کو سن کر حیران رہ گیا۔ پیار، امن اور رحم یہی وہ الفاظ ہیں جو انہوں نے بارہا دہرائے۔

موصوف نے کہا: ایک یہودی جماعت کے طور پر ہم نے احمدیوں کا اُس طرح سے استقبال نہیں کیا جس طرح ہمیں کرنا چاہئے تھا مگر اب میں کوشش کروں گا کہ ہم آپ کے لئے اپنی باہیں کھلی رکھیں۔

موصوف نے کہا: آپ کے خلیفہ میں کوئی نفرت اور تعصب نہیں ہے۔انہوں نے مسلمانوں کو بتایا کہ کس طرح وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے معاشرہ میں integrate کر سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آپ کو خدا کی عبادت کرنی چاہئے مگر ساتھ ہی انسانیت سے محبت بھی کرنی چاہئے۔

خلیفہ نے مجھے ایسا محسوس کروایا کہ مسلمان بھی ہمارے بھائی ہیں اور اس سے میرے دل میں فلسطینیوں کیلئے رحم دلی بڑھی اور یہ خیال گزرا کہ شائد ان میں سے سب بُرے نہیں ہیں اور بعض احمدیوں کی طرح بھی ہیں جو امن چاہتے ہیں۔

☆ کرسچن سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ: بڑی خوبصورت مسجد بنائی ہے۔اندر سے بھی بہت خوبصورت ہے۔اسی طرح آج کی تقریب میں خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت اہمیت کا حامل تھا میں چاہتا ہوں کہ لوگ اس خطاب کو غور سے سنیں اور سمجھیں کہ امن کے ساتھ مل جل کر رہنا کس قدر ضروری امر ہے ۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے وہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے خلیفہ کے ساتھ مل کر اور ان کی باتیں سن کر لگا کہ وہ بہت اچھے دل کے مالک ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ لوگ ان کی طرف سے دیئے گئے پیغام پر غور کر کے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

☆ ایک مہمان صحافی Charles Masikway جن کا تعلق Nordic Africa News سے تھا انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ کو جانتا ہوں اور ان کے متعلق خبریں شائع کر رہا ہوں اور میں بڑے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بہت عمدہ کام کر رہی ہے ۔ میں اکثر جماعت احمدیہ کی تقاریب میں شامل ہوتا رہتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہوتا ہے کہ جماعت کی طرف سے اچھی خبر ہی سننے کو ملے گی۔

موصوف نے کہا: مجھے آج اس تقریب میں شامل ہو کر اور خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر بہت اچھا لگا۔خلیفہ کی تقریر نہایت معقول اور توازن سے بھرپور تھی۔انہوں نے امن کے متعلق بات کی اور بتایا کہ آپ کس طرح معاشرے کا حصہ بن سکتے ہیں۔ میں نے قبل ازیں یہاں کے لوکل امام کا بھی انٹرویو کیا تھا اور اسی طرح اور بھی کئی احمدی مسلمانوں سے بات ہوئی ہے اور آج خلیفۃ المسیح کا خطاب بھی سن لیا اور یہ بات میرے لئے بڑی حیران کن ہے کہ جماعت احمدیہ ہر سطح پر ایک ہی پیغام دے رہی ہے۔ان کے پیغام میں ذرا بھی تضاد نہیں۔

موصوف نے کہا: جہاں تک مسجد کا تعلق ہے تو یہ نہایت خوبصورت عمارت ہے۔آج صبح میری آپ کی جماعت کے ایک فرد سے بات ہو رہی تھی تو اس نے بتایا کہ اس مسجد کی تعمیر کے تمام اخراجات جماعت کے لوگوں نے اپنی جیب سے ادا کئے ہیں ۔ یہ بات میرے لئے نہایت حیرت کا باعث تھی کیونکہ یہ کوئی معمولی رقم نہیں بلکہ تیس ملین کرونر کی بات ہے ۔ میں خود عیسائی ہوں اور ہمیں حکومتوں یا بعض دیگر تنظیموں کی طرف سے فنڈز ملتے ہیں مگر آپ لوگوں نے تو یہ سارا کام از خود کیا۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور میں اس سے بہت زیادہ متاثر ہوں۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ قرآن اور بائبل میں اسی بات کا ذکر ہے کہ ان رہنماؤں کی عزت کی جائے جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے متعین کیا گیا ہے۔

موصوف نے کہا: میں روز ٹی وی پر دہشت گردی اور ظلم وستم کے واقعات دیکھتا ہوں ۔ مگر آپ لوگ ان سے مختلف ہیں۔آپ لوگ لڑائی کے جہاد پر یقین نہیں رکھتے۔ آپ لوگ بدلہ لینے پر یقین نہیں رکھتے اور جب میں دوسرے مسلمانوں سے بات کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ ہمیں تکلیف پہنچائیں گے تو ہم بھی آپ کو تکلیف پہنچائیں گے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا اس بارہ میں بالکل علیحدہ نظریہ ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے میں ایک سپر مارکیٹ میں جا رہا تھا وہاں ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں مسلمان ہوں؟ اس پر میں نے اسے بتایا کہ نہیں میں مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہوں تو وہ مجھے کہنے لگا کہ اگر تم عیسائی ہو تو جہنم میں جاؤ۔ پس یہ وہ چیزیں ہیں جو آپ احمدی مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں ۔ اور یہی احمدی مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں میں فرق ہے۔

سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی ایک مہمان خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت شاندار اور غیر مبہم تھا۔ ہر ایک آپ کی باتوں کو سمجھ رہا تھا۔ اس دور میں جب دنیا مختلف تنازعات کا شکار ہے ، خلیفۃ المسیح نے امن کی بات کی جو نہایت ضروری تھی۔ ہمیں ایک دوسرے کو قبول کرنا چاہئے۔ جو لوگ بہت زیادہ اسلام یا جماعت احمدیہ کے متعلق نہیں جانتے ان کیلئے اس قسم کی تقریبات کا انعقاد نہایت ضروری ہے۔

☆ ایک مہمان دوست نے بیان کیا : مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر نہایت خوشی محسوس ہوئی ۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے میرا اسلام کے متعلق نظریہ یکسر تبدیل کر دیا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے لوگ بھی آپ کی جماعت کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ جانیں ۔ مجھے امید ہے کہ میرے ملک کے لوگ زیادہ سے زیادہ یہاں آئیں گے اور اس خوبصورت مسجد کو دیکھیں گے۔

☆ تقریب میں شامل ایک مہمان جن کا تعلق چرچ آف سویڈن سے تھا انہوں نے بیان کیا کہ: خلیفہ کا یہاں موجود ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔خلیفہ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ اس دنیا کے لئے امن کا قیام بہت ضروری امر ہے مجھے بڑی خوشی ہے کہ خلیفہ ہمارے شہر میں تشریف لائے۔

☆ ایک مہمان جو مالمو یونیورسٹی میں استاد ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: اس تقریب میں شامل ہو کر مجھے بہت اچھا لگا۔خلیفہ کا خطاب نہایت اثر رکھنے والا تھا ۔ انہوں نے امن ، پیار، محبت ، رواداری کا نہایت مثبت اور عالمی پیغام ہمیں دیا ہے۔میرے خیال میں مالمو کے لئے یہ ایک بہت بڑا دن تھا۔اس خوبصورت مسجد کے ذریعہ اسلام پہلے سے زیادہ نکھر کر ہمارے سامنے آیا ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب اس تقریب کا نقطۂ عروج تھا۔ ہمارے لئے امن وہ واحد چیز ہے جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ہم سب کا ایک ہی خدا ہے۔اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اخوت اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرتے ہوئے مل جل کر رہیں۔خلیفۃ المسیح کے خطاب نے میری اسلام کے متعلق سمجھ بوجھ میں مزید گہرائی پیدا کی ہے۔

☆Lund یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر بھی اس تقریب میں شامل ہوئے تھے۔انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا : خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت دلچسپ اور اپنے اندر اثر رکھنے والا تھا۔خطاب ختم ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ لوگ خطاب کے حوالہ سے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور سب لوگ ہی اس سے بہت متاثر نظر آرہے تھے۔بعض لوگوں نے تو اس خطاب کی نقل مہیا کئے جانے کا مطالبہ بھی کیا۔

موصوف نے کہا : پھر اس تقریب میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے ۔ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔‘‘

(ملفوظات جلد4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کر سکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروا نہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد4، صفحہ 601)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

نے دیکھا کہ جس شخص نے یہاں پر سنیوں کی پہلی مسجد تعمیر کی تھی وہ بھی اس تقریب میں آیا ہوا تھا۔ یہودی بھی اس تقریب میں آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی یہاں موجود تھے۔

☆ گنی کناکری سے تعلق رکھنے والے ایک افریقن مہمان بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا: اس تقریب میں شامل ہو کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ یہاں مختلف طبقات اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک جگہ جمع تھے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب بھی بہت اچھا لگا کہ جس میں انہوں نے بتایا کہ انکی جماعت کس طرح انسانیت کی خدمت کر رہی ہے دنیا کے دور دراز علاقوں میں ہسپتال اور اسکول تعمیر کر رہے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ تمام دنیا کے لوگ ان چیزوں کو اپنائیں۔ امن قائم کریں۔ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ لڑائی جھگڑے بند کریں۔ ہم سب انسان ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے۔

موصوف نے کہا: میں بھی مسلمان ہوں اور میرا تعلق گنی کناکری مغربی افریقہ سے ہے۔ میری بیوی اور بچے نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی اس تقریر نے میرے ایمان کو تقویت بخشی ہے۔

☆ایک سویڈش پولیس افسر Ulf Boston نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت زبردست تھا۔ انہوں نے معاشرے میں 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' اور قیام امن کی بات کی جو ہم سب کے لئے نہایت ضروری ہے۔

☆ ایک سویڈش مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت دلچسپ تھا۔ خلیفہ نے دورِ حاضر کے حوالہ سے بعض بہت اہم باتوں کا ذکر کیا۔ اس دور میں پیار، محبت اور امن کے ساتھ مل جل کر رہنا بے حد ضروری ہے۔

☆ ایک سویڈش مہمان خاتون نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمیں خلیفہ کے خطاب کی ضرورت تھی۔ میں کہوں گی کہ اس قسم کی تقاریب کا کثرت کے ساتھ انعقاد ہونا چاہئے تا کہ معاشرے میں زیادہ سے زیادہ integration ہو سکے۔ اس قسم کی تقاریب میں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب اور طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی شامل ہوں۔

☆ مالموشہر کے پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت دلچسپ تھا اور یہاں آکر مجھے بہت اچھا لگا۔ میرا خیال ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا، ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنا بہت ضروری ہے۔

ایک سویڈش ادارے چرچ آف سائنٹالوجی کے چیف برائے انفارمیشن بھی اس تقریب میں شامل تھے انہوں نے کہا: یہ تقریب اور بالخصوص خلیفہ کی تقریر بہت عمدہ تھی۔ خلیفہ نے اپنی تقریر میں ایک فقرہ کہا جو مجھے بہت زیادہ اچھا لگا اور وہ فقرہ یہ تھا کہ ''ایک بڑے فائدے کی خاطر ہمیں اپنے ذاتی مفادات کو ایک طرف کر دینا چاہئے۔'' اور میرا خیال ہے اس وقت دنیا کو اسی بات کی ضرورت ہے کہ ہم ایک بڑے فائدے کی خاطر ذاتی مفادات کو چھوڑ دیں۔

☆ ایک سویڈش مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ مسجد دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ لوگ کس قدر محنت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ لوگ سیاسی طور پر بھی معاشرے پر اثر انداز ہو رہے ہیں جیسا کہ آپ سیاست دانوں کو حقیقت اور سچائی سے آگاہ کر رہے ہیں۔

☆ ایک سویڈش ممبر آف پارلیمنٹ خاتون نے کہا: آپ کی مسجد نہایت خوبصورت ہے۔ پُرانی مسجد کے اندر جا کر ہی پتا چلتا تھا کہ وہ مسجد ہے لیکن یہ تو دور سے ہی نظر آجاتی ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں نہایت نیک کام کر رہی ہے اور آپ کا مذہب پیار، محبت اور احترام جیسی اقدار سے بھرا ہوا ہے مگر یہ سمجھنا بڑا مشکل ہے کہ اس کے باوجود احمدیوں پر دنیا بھر میں حملے ہو رہے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: خلیفۃ المسیح نہایت عظیم الشان شخصیت کے مالک ہیں اور آپ کی تقریر بھی اتنی ہی شاندار تھی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی مثبت چیزوں کے بارہ میں بتایا اور اس حوالہ سے بھی بات کی کہ بعض لوگ شاید اس مسجد کی تعمیر سے خوفزدہ ہوں گے۔ میں تو جماعت احمدیہ کو اچھی طرح جانتی ہوں اس لئے مسجد کی تعمیر میرے لئے کوئی پریشان کن چیز نہیں تھی مگر یہ درست ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی لاعلمی کی وجہ سے مسجدوں سے خوفزدہ ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ خلیفہ کی تقریر سننے کے بعد کسی کے دل میں مسجد کے حوالہ سے کوئی خوف کا شائبہ تک نہیں بچا ہوگا بلکہ انہیں سکون ہی ملا ہوگا۔

☆ایک مہمان دوست مائیکل جس کے والدین پولش ہیں مگر وہ خود سویڈن میں پیدا ہوئے ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کی تقریر ہر لحاظ سے مکمل تھی۔ اس میں امن اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا پیغام تھا۔ جس طرح خلیفہ نے اسکول اور ہسپتال بنانے اور واٹر پمپس وغیرہ لگانے جیسی انسانی خدمات کا ذکر کیا اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا۔

میں خدا پر یقین رکھتا ہوں مگر یہاں پر اکثر لوگ نہیں رکھتے اس لئے میں بہت فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ایسا شخص سویڈن آیا ہے جو خدا پر اور ایک خالق پر پختہ ایمان رکھتا ہے۔ خطاب سننے کے بعد اب میں اسلام سے نہیں ڈرتا بلکہ صرف شدت پسندوں سے ڈرتا ہوں۔ مجھ پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ دونوں آپس میں جدا جدا ہیں۔ خلیفہ نے واضح کر دیا کہ قرآن یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو قتل کرو بلکہ یہ سکھاتا ہے کہ تمام لوگ برابر ہیں اور دوسروں کا خیال رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔

☆ ایک مہمان حسین عبداللہ صاحب جن کا تعلق یوگوسلاویہ سے ہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کے الفاظ نے مجھے چھو لیا ہے اور میں ان کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے اسلام کا اس طرز پر دفاع کیا جو دوسرے مسلمان نہیں کر سکتے۔ انہوں نے رواداری اور دوسروں کی مدد کرنے پر زور دیا اور کہا کہ اسلام کی تعلیم ہے کہ ہمیں سب ضرورتمندوں کی مدد کرنی چاہئے۔ آج کی تقریب میں شامل ہونے کے بعد میں آپ کے خلیفہ پر فخر کرتا ہوں اور احمدیہ جماعت پر فخر کرتا ہوں۔ لوگوں کے اسلام کے بارہ میں غلط تاثرات ہیں اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے کہ ان کو درست کیا جائے مگر خلیفہ اس کام میں سب سے آگے ہیں۔

☆ ایک سویڈش مہمان Behar نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اس شام نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ خلیفہ نے چند ہی منٹوں میں بہت سے موضوعات پر بات کی اور اسلام کا اس رنگ میں دفاع کیا جو کہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ بعض مسلمان بُرے بھی ہیں۔ مگر خلیفہ نے قرآن کریم کا حوالہ دیکر یہ ثابت کیا کہ ایسے لوگ قرآن کی تعلیم کے خلاف جا رہے ہیں۔ آپ کے مسیحا اور مسجد کے مقاصد کے بارہ میں بھی سُن کر بہت دلچسپ لگا۔ اگر آپ کے خلیفہ کی تقریر کا خلاصہ بیان کرنے کے لئے ایک لفظ ہے تو وہ ''امن'' ہے۔

☆ایک سویڈش سیاستدان Robert صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کیا ہی خوب تقریر تھی۔ آپ کے خلیفہ ایک پُرحکمت اور پُرامن انسان ہیں اور بہت پُرسکون ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ آپ کو ایک حقیقی مسلمان سے امن محسوس کرنا چاہئے۔ اور میں جب خلیفہ سے ملا تو واقعی میں نے بھی امن محسوس کیا۔ اس لئے مجھے پتا ہے کہ وہ ایک سچے مسلمان ہیں۔ ان کے قرب میں رہ کر اور ان کی آواز سن کر میں نے خود کو بہت محفوظ محسوس کیا۔

موصوف نے کہا: خلیفہ کے الفاظ نے حاضرین کو اسلام کا حقیقی چہرہ دکھایا۔ خاص طور پر مجھے یہ بات اچھی لگی کہ آپ کے مذہب کا ایک بہت بڑا حصہ انسانیت کی خدمت کرنا ہے اور جب آپ کے خلیفہ نے بتایا کہ آپ کی جماعت اس لحاظ سے کیا کیا کام کر رہی ہے۔ اور افریقہ میں پانی کی قدر کو جان کر بھی مجھے بہت دلچسپ لگا۔ نیز اسکول اور ہسپتال جو آپ چلا رہے ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو آپ کے خلیفہ کہہ رہے ہیں وہ محض الفاظ نہیں بلکہ وہ اُن پر عمل بھی کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا: جس اسلام کا ذکر خلیفہ نے کیا وہ اُس سے بالکل مختلف ہے جو میں نے دوسرے مسلمانوں میں دیکھا ہے، بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے پہلے کبھی کسی کو امن یا رواداری کے بارہ میں اتنا تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، خواہ وہ مسلمان ہو، عیسائی ہو یا کسی اور مذہب کا ہو۔

☆ایک سویڈش مہمان Mr Jaro نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ایک بہت ہی پُرامن تقریب اور پیغام تھا۔ خلیفہ نے اسلام کا بڑے اچھے رنگ میں دفاع کیا اور کہا کہ اسلام میں تو لفظ ''صلوٰۃ'' کا مطلب ہی ''امن'' ہے۔ نیز انہوں نے ہمسائے کے حقوق اور رواداری کی بات کی۔ انہوں نے اپنے احمدیوں کو بھی بتایا کہ اُن سے کیا توقعات ہیں۔ اگر احمدی اپنے خلیفہ کی باتوں پر عمل کریں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مسجد ایک امن کی طاقت کے طور پر کام کرے گی۔

☆ایک سویڈش مہمان Mrs Petra نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی تقریر نہایت دلپذیر تھی۔ وہ سب جو یہاں موجود تھے انہیں آپ کے خلیفہ نے قائل کر لیا اور مجھے امید ہے کہ آپ اس پیغام کو دوسروں تک بھی پہنچائیں گے۔ میں آپ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کی کتاب

نوینت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

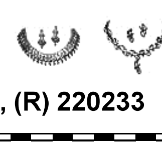
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Pathway to Peace کا مطالعہ کرچکی ہوں اور مجھے وہ کتاب غیر معمولی لگی۔ ایک مذہبی راہنما کا سیاسی موضوع پر باتیں کرنا اور پھر مذہب سے اس کا حل بتانا ایک نایاب چیز ہے اور آج بھی اُنہوں نے یہی کیا۔

موصوفہ نے کہا: آج لوگ اسلام سے خوفزدہ ہیں۔ مگر خلیفہ نے ہمیں مساجد کی حقیقت کے بارہ میں بتایا اس لئے اب Sweden میں یہ خطاب گھر گھر پہنچا کر ہر شخص کے ہاتھوں میں تھمانا چاہئے۔

☆ایک سویڈش مہمان Mrs Corinna Friell جو عیسائی پادری بھی ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے آپ کے خلیفہ کی تقریر کے ہر لفظ سے اتفاق ہے۔ بالخصوص مجھے ان کی یہ بات بہت پسند آئی کہ ہمیں خدا کو یاد رکھنا چاہئے اور یہی مذہب کی بنیاد ہے۔ نیز یہ کہ انہوں نے شروع میں جب قرآن پڑھا تو مجھے وہ بہت روحانی اور ہلا دینے والا لگا۔ آپ کے خلیفہ بہت سے مسائل پر بات کرتے ہیں جیسا کہ دنیا کا امن، مذاہب کا خوف مگر ساتھ ہی وہ حل بھی تجویز کرتے ہیں۔

☆ایک سویڈش مہمان Mr Lars نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے آج یوں لگا کہ میں کسی اور دنیا میں ہوں۔ بہت ہی پر اثر تقریب تھی۔ آپ کے خلیفہ دوسروں کا خیال رکھنے والے اور بہت گرمجوشی کے ساتھ پیش آنے والے انسان ہیں۔ ان کی تقریر کا مرکزی موضوع بھی یہی تھا کہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں، خاص طور پر ان کا جو سب سے کمزور اور ضرورتمند ہیں۔

خلیفہ ایک پر امن انسان ہیں اور انہوں نے قرآن کے ذریعہ ثابت کیا کہ مذہب دل کا معاملہ ہے۔ انہوں نے یقیناً مجھے تسلی دلائی اور مجھے امید ہے کہ دوسروں نے بھی جو یہاں موجود تھے، اسی طرح فائدہ اٹھایا ہوگا۔

موصوف نے کہا: میں نے آج سے پہلے آپ کے خلیفہ کے بارہ میں اخبارات میں ہی پڑھا تھا مگر آج ان سے ملنے کے بعد وہ مجھے Pope کی طرح ہی لگے ہیں اور میں ان کی اسی طرح عزت کرتا ہوں۔

☆ایک مہمان Mr Michael Westerburg نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے اپنے آج کے خطاب میں بہت سے اہم موضوعات پر بات کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب ہے مگر آپ کے خلیفہ کا پیغام اس سے بالکل مختلف تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ میں ان کے ہر لفظ سے متفق ہوں اور اب مجھے اسلام سے کوئی خوف نہیں۔ مجھے اچھا لگا جس طرح سے انہوں نے ہمسائیوں کے حقوق کا ذکر کیا اور یہ کہ احمدی مسلمان مقامی لوگوں کی خدمت کریں گے اور جہاں ضرورت ہوئی وہاں مدد کریں گے۔

موصوف نے کہا: میڈیا صرف منفی پہلوؤں پر غور کرتا ہے اور مثبت بات پر کبھی نہیں کرتا۔ میں صرف یہی چاہتا ہوں کہ وہ انصاف سے کام لیں اور ان کے خطاب کا مکمل متن شائع کریں۔

☆ایک سویڈش مہمان Anders نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج میں نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ بڑی اچھی بات تھی کہ جس طرح میڈیا ہمیں ہر وقت اسلام کے بارہ میں بتاتا ہے کہ یہ ایک متشدد مذہب ہے مگر آج ہمیں اس کے برعکس ہی سننے کو ملا۔ خلیفہ نے ہمیں تسلی دلائی اور ہمارے ڈر کو دور کیا اور ثابت کیا کہ نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پُرامن تھے۔

مالمو میں خاص طور پر لوگ مساجد سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ عرب شدت پسندوں سے بھری ہوئی ہیں۔ مگر خلیفہ نے ہمیں دکھایا کہ ایسے لوگوں کا رستہ اسلام کا رستہ نہیں ہے۔

میرا کہنا ہے کہ آپ کو اس بات کی بھرپور تشہیر کرنی چاہئے کہ آپ کی مسجد کو سعودی عرب سے فنڈ نہیں ملتے اور احمدیوں کو خلیفہ کا یہ پیغام آگے پھیلانا چاہئے کہ اس مسجد میں ہر شخص کو آنے کی اجازت ہے اور یہ کہ اسلام ایک رواداری کا مذہب ہے اور سب کیلئے کھلے پن کا اظہار کرنے والا مذہب ہے۔ ان کا پیغام تھا کہ جہاد بندوقوں اور ہتھیاروں کے ساتھ نہیں بلکہ زبان سے اور قلم سے کرتے ہیں۔

☆ایک مہمان Anette نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہاں آنے سے پہلے میں اسلام کے بارہ میں خوفزدہ تھی مگر آج جو مجھے نظر آیا اور جو میں نے Muslim Pope سے سنا وہ بالکل مختلف تھا۔ ان کا پیغام رحم دلی، ہمدردی اور امن کا پیغام تھا۔

خلیفہ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ آپ کو ہر شخص سے محبت کرنی چاہئے، ان کے مذہب کی پروا کئے بغیر، اور اس بات نے میرے دل کو چھوا۔ نیز یہ بھی سن کر اچھا لگا کہ اسلام ہمسایوں کے حقوق کے بارہ میں بھی تعلیم دیتا ہے۔

☆ بدھ مت سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Dharma Schultz نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کے خلیفہ نے جو امن اور رواداری کا پیغام دیا، اسے سن کر میں بہت حیران ہوا۔ ان کے الفاظ خوبصورت اور حکمت سے پُر تھے۔ وہ بہت کھل کر بات کرنے والے ہیں اور انہوں نے بہت مشکل موضوعات پر بھی بات کی مگر انہوں نے سچائی سے بات کی۔ مثلاً یہ کہ انہوں نے تسلیم کیا کہ بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو شدت پسند ہیں مگر میرے خیال میں تمام مسلمان یہ بات سننا پسند نہیں کرتے، بلکہ وہ دکھاوا کرتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ وہ ہر منصف مزاج سننے والے کا ڈر دور کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ان کا مذہب میرے مذہب سے بہت ملتا جلتا ہے۔

موصوف نے کہا: آج کل نومولود بچوں کو سب سے زیادہ دیا جانے والا نام علی اور محمد ہے اس لئے مقامی لوگ مسلمانوں سے ڈر رہے ہیں کہ وہ ادھر آ کر قبضہ جما رہے ہیں۔ مگر آپ کے خلیفہ نے قرآن کا حوالہ دے کر بتایا کہ اسلام لوگوں کو حقوق فراہم کرتا ہے نہ کہ حقوق غصب کرتا ہے۔ آپ کی جماعت میں شدت پسندی کی عدم موجودگی ہی اس بات کی شاہد ہے کہ آپ سچے مسلمان ہیں، خواہ لوگ کچھ بھی کہتے پھریں۔ خلیفہ نے کہا کہ اسلام میں نفرت کرنے کی کوئی جگہ نہیں اور ہمیں اکٹھے مل کر اچھائی کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ میں اپنی زندگی میں بدھا سے متاثر ہوا ہوں مگر آج ایک اسلامی راہنما سے بھی متاثر ہوا۔

☆ایک سویڈش مہمان خاتون Miss Meenka صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے آج یہ سیکھا کہ اسلام ایک متشدد مذہب نہیں بلکہ رواداری اور امن کا مذہب ہے۔ میں مختصراً صرف اتنا ہی کہوں گی کہ جو کچھ آپ کے خلیفہ کہہ رہے ہیں اگر وہی اسلام ہے تو اسلام سے ہمیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور اسلام ایک عظیم مذہب ہے۔

☆ایک مہمان Christopher صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کا دن میرے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوا۔ میرے خیال میں وہی حقیقی اسلام ہے جو آپ کے خلیفہ نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ میں نے آج یہ بھی سیکھا کہ قرآن ایک امن کی کتاب ہے اور آپ کے خلیفہ یقیناً ایک بہت عظیم انسان ہیں۔ ان سے ملنا اور ان کا یہ نظریہ سننا کہ امن اور انصاف سب کیلئے یکساں ہونا چاہئے میرے لئے باعثِ عزت اور شرف تھا مجھے ان سے مل کر ایک عجیب اطمینان محسوس ہوا۔ میں یہ دن آنے والے کئی سالوں تک یاد رکھوں گا کیونکہ جس طرح آج میرے دل پر اثر ہوا اس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔

☆ایک مہمان دوست Bjorn صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ وقت کو سننا میرے لئے باعث عزت وشرف تھا۔ ان کے الفاظ حکمت پر مبنی تھے اور صرف مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ تمام انسانیت کیلئے تھے۔ مجھے خاص طور پر یہ بات اچھی لگی کہ انہوں نے کہا کہ انسان کو چاہئے کہ اپنے حقوق حاصل کرنے سے پہلے انسانیت کا فائدہ سوچے اور یہ کہ یہی امن کا ذریعہ ہے۔ موصوف نے کہا: ان کے الفاظ جرأت مندانہ تھے اور صرف جرأت مندانہ نہیں، سچے بھی تھے۔

☆ایک غیر احمدی مہمان دوست عبد المجید صاحب بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں بہت شکر گزار ہوں کہ مجھے آج یہاں آنے کا موقع ملا۔ میں آپ کے خلیفہ کو حقیقی رہنما مانتا ہوں کیونکہ وہ سچ بولتے ہیں اور بہت صاف اور کھری بات کرتے ہیں۔ انہوں نے زبردست رنگ میں اسلام کا دفاع کیا۔ ان کا پیغام ہر جگہ پھیلنا چاہئے کیونکہ یہاں Sweden میں ہر روز قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے ہوتے ہیں اور لوگ اسلام سے ڈرتے ہیں۔

☆ممبر آف پارلیمنٹ Hillev Larsson صاحب بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کے خلیفہ نے بڑی وضاحت کے ساتھ حاضرین کو اسلام کے بارہ میں بتایا۔ انہوں نے واضح کردیا کہ اسلام ایک امن، رواداری اور محبت کا مذہب ہے۔ آپ کے خلیفہ کو ہر جگہ اور ہر platform پر اسلام کی نمائندگی کرنی چاہئے اور لوگوں کو ان کی بات سننی چاہئے۔ اگر کسی کو اسلام کا کچھ بھی خوف تھا تو وہ آج دور ہو گیا ہوگا۔ مجھے خاص طور پر آپ کے انسانیت کیلئے کئے گئے کاموں کے بارہ میں سُن کر اچھا لگا۔ آپ جو اسکول اور ہسپتال بنانے کیلئے کام کررہے ہیں وہ شاندار ہے اور مجھے آپ کے خلیفہ کی یہ بات اچھی لگی کہ ہم یہاں پانی کی قیمت نہیں جانتے، یہ بات بالکل سچ ہے۔

☆ایک مہمان Mr Jonas Otterbeck نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ تقریر Austria کے لوگوں کو دینی چاہئے کیونکہ اس ملک میں لوگ اسلام کی نفرت اور اسلام کے خوف میں جنونی ہو چکے ہیں۔ انہیں یہ تقریر سننے کی سخت ضرورت ہے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

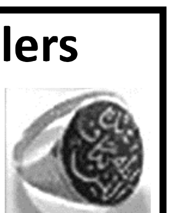

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

تا کہ وہ سیکھ سکیں کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے۔

خلیفہ نے بہت خوبصورتی سے مساجد کے مقاصد کے بارہ میں سمجھایا اور یہ کہ مسجد کا مطلب امن ہے اور یہ کہ صلاۃ کا مطلب بھی امن اور امان ہے۔

مجھے یہ بھی اچھا لگا کہ آپ کے خلیفہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں اور صرف امن قائم کرنے کے بارہ میں فکر کرتی ہے۔ مجھ پر یہ بات بہت اثر انداز ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ احمدی انسانیت کی تکالیف دور کرنا چاہتے ہیں اور ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ پھر یہ بھی بہت دلچسپ بات تھی کہ خلیفہ نے بتایا کہ نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دور میں ایک مسجد ضرار کو گرادیا گیا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مساجد صرف امن کی جگہیں ہوتی ہیں۔

میں نے خلیفہ کا ایک جملہ نوٹ کرلیا جو کہ مجھے بہت اچھا لگا کہ True Mosque transmit only love and peace۔ میرا خیال ہے اس تقریر کا موضوع بھی یہی رکھا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ان کی تقریر کا خلاصہ تھا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 24 فیملیز کے 76 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان فیملیز کا تعلق سویڈن کی دو جماعتوں گوتھن برگ اور لولیو سے تھا۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

15 رمئی 2016 (بروز اتوار)

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مالمو میں قیام کے دوران لندن مرکز اور دوسرے مختلف ممالک سے ڈاک، خطوط اور رپورٹس باقاعدگی سے موصول ہو رہی ہیں۔ حضور انور روزانہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 15 فیملیز اور 9 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر 73 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ہر فیملی نے اور احباب نے انفرادی طور پر بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز مالمو کی مقامی جماعت کے علاوہ گوتھن برگ، لولیو اور کالمار سے آئی تھیں۔ گوتھن برگ اور کالمار سے آنے والی فیملیز 285 کلومیٹر اور لولیو سے آنے والی 1510 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئی تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے ایک بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر ومبلغ انچارج ڈنمارک، مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن اور مکرم عطاء القدوس صاحب ایڈووکیٹ یو ایس اے نے علیحدہ علیحدہ دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور نے مختلف امور اور معاملات کے حوالہ سے ہدایات سے نوازا۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعض دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 33 فیملیز کے 120 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

مالمو کی مقامی جماعت کے علاوہ ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ اور امریکہ سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والے سبھی لوگوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مالمو میں قیام کے دوران ہمسایہ ممالک ڈنمارک اور ناروے سے آنے والے احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مالمو میں ہی مقیم ہے۔ یہ لوگ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت بھی پا رہے ہیں۔ حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور صبح وشام اس روحانی اور بابرکت ماحول سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ بار بار اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لمحات نصیب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں سب کیلئے مبارک فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ملک تیونس (Tunisia) سے تعلق رکھنے والے رضا ہانی صاحب اور ان کی اہلیہ بھی تھیں۔ رضا ہانی صاحب نے MTA پر پروگرام دیکھنے کے بعد خود ہی جماعت سے رابطہ کر کے بیعت کی۔ بیعت سے قبل ان کی منگنی اپنے ماموں کی بیٹی سے ہو چکی تھی۔

سویڈن میں بیعت کرنے کے بعد جب یہ اپنے وطن اپنے عزیزوں سے ملنے گئے تو واپس آکر انہوں نے مبلغ انچارج سویڈن کو بتایا کہ میرے ایک چھوٹے ماموں امام مسجد ہیں اور وہ جماعت کے سخت مخالف بھی ہیں۔ ان کو جب معلوم ہوا کہ میں نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ بہت ناراض ہوئے اور انہوں نے پورے خاندان کو کہا کہ یہ کافر ہو گیا ہے اور میری جس ماموں زاد کے ساتھ منگنی ہوئی تھی اس کے رشتے سے بھی سب خاندان نے مل کر انکار کر دیا۔

مختلف مواقع پر خاندان کے اکثر افراد جمع ہوتے اور میں تبلیغ کرتا۔ انہیں احمدیت کا پیغام پہنچاتا۔ جماعتی عقائد سے متعلق بحث کے انداز میں سوال وجواب ہوتے۔ ان سوال وجواب کو رضا ہانی صاحب کی منگیتر بھی مسلسل سنتی رہیں اور چھوٹے ماموں جو کہ امام مسجد ہیں انکی شدید مخالفت کے باوجود ان کی منگیتر نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اتنے دنوں سے ساری گفتگو سنی ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اب مجھے انکے ساتھ شادی کرنے میں کوئی انقباض نہیں ہے۔ اسلئے اب آپ مخالفت نہ کریں اور رشتہ طے کر دیں۔ اس پر اس کے ماں باپ نے ان کی شادی کر دی۔

آج یہ دونوں میاں بیوی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد ان کی خوشی کی انتہاء نہ تھی۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ اپنی اس سعادت پر بے حد مسرور تھے کہ زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا موقع عطا ہوا۔ ان سے بات کرنی مشکل ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایمان واخلاص میں بڑھائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد محمود تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 19 بچیوں اور بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر میں دعا کروائی۔

عزیزم عائشہ خلود احمد، عافیہ احمد، درّ عدن، شہلا احمد، عطیہ رشید، ہما اقبال، ثوبیہ احمد، بریرہ احمد، علنیرہ احمد، سطوت احمد، علیشاہ خان۔

عزیزم امان احمد خان، حمزہ احمد خان، مطہر احمد خان، فاران رشید، ولید احمد، بلال احمد، فرید نیازی، فیضان طاہر۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
www.intactconstructions.org
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

بقیہ نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ نمبر 2

جہاں سکیم کے تحت وقف کی بھی توفیق ملی اور اس دوران 1971 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو ناصر الدین احمدیہ سیکنڈری اسکول نائیجیریا میں لڑکیوں کی انچارج مقرر فرمایا۔1987ء سے کینیڈا میں مقیم تھیں جہاں مختلف حلقہ جات میں دس سال بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں ۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4)مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ(زوجہ مکرم عبدالحفیظ خان صاحب آف دارالعلوم وسطی ربوہ)

آپ کچھ عرصہ قبل 84سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئیں ۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔بڑی نیک ، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔آپ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کی ممانی اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل کی خالہ اور چچی تھیں۔

(5)مکرم حبیب اللہ صاحب

(ابن مکرم عطاء اللہ صاحب درویش مرحوم آف جرمنی)

12رمارچ 2016 کو 62سال کی عمر میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔آپ کو نمازوں سے خاص شغف تھا۔ روزانہ باقاعدگی سے چار نمازیں اپنے حلقہ کی مسجد میں ادا کرنے سائیکل پر جایا کرتے تھے۔اپنی ہنس مکھ طبیعت کی وجہ سے ہردلعزیز تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں ۔ مرحوم موصی تھے۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی ۔آپ مکرم حمید اللہ صاحب ظفر مربی سلسلہ کے بڑے بھائی تھے۔

(6)مکرم طیب احمد صاحب آف فیصل آباد، حال جرمنی

6رمارچ 2016 کو 22سال کی عمر میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے جرمنی میں وفات پاگئے ۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔دو سال قبل جرمنی منتقل ہوئے تھے۔ بڑے نیک اور خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار مخلص نوجوان تھے۔خدام الاحمدیہ کی طرف سے منعقدہ عمومی ڈیوٹی کے ٹریننگ کیمپ میں گئے اور واپس آکر سوئے لیکن نیند کے دوران ہی وفات پاگئے۔آپ اپنی جماعت میں نیک خادم کے طور پر جانے جاتے تھے ۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(7)مکرمہ عابدہ خانم صاحبہ

23رفروری 2016 کو 48سال کی عمر میں وفات پاگئیں ۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔آپ خدمت دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں ۔مرحومہ موصیہ تھیں ۔آپ کے ایک بیٹے مکرم شرجیل احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم ہیں۔

(8)مکرم نوید احمد سمیع صاحب

(ابن مکرم عبدالوحید صاحب ڈاہری۔آف ربوہ)

9رمارچ 2016 کو 27سال کی عمر میں اچانک دماغ کی نس پھٹنے سے ربوہ میں وفات پا گئے۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔آپ وکالت مال ثانی میں کارکن تھے۔ وفات کے روز دفتر گئے ۔ پھر دوست احباب کے ساتھ پکنک منائی۔شام کو ایک جگہ کام پر گئے اور وہیں وفات ہوئی ۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، نہایت نیک اور خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار مخلص اور مہذب نوجوان تھے۔

(9)مکرم عبدالرؤف خان صاحب(آف سرگودھا)

28رمارچ 2016 کو 86سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔آپ حضرت ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔اور مکرم وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کے سسر تھے ۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے آمین۔

......☆......☆......☆......

ٹیکنیکل ادارہ دارالصناعت قادیان میں داخلہ

(سیشن 17-2016)

تکنیکی تعلیم کے علاوہ قادیان کے ماحول میں
نمازوں ودُعاؤں اوردرس سے استفادہ کرنے کا بہترین موقع

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں قادیان کی مبارک بستی میں نوجوانوں کو ہنر سکھانے اور انہیں مفید شہری بنانے کے لئے شعبہ دارالصناعت کی بنیاد رکھی تھی جو تقسیم ملک کے بعد حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے بند ہوگیا تھا۔اب اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ دارالصناعت کا دوبارہ آغاز 23 مارچ 2010 میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری ورہنمائی سے ہوا جو اس وقت نظارت تعلیم قادیان کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔ یہ ادارہ NSIC گورنمنٹ آف انڈیا (دہلی) سے رجسٹرڈ ہے طالب علم کو کورس مکمل کرنے پر گورنمنٹ کی سند حاصل ہوگی۔

ہندوستان بھر کے احمدی نوجوانوں سے درخواست ہے کہ اس ادارہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔دارالصناعت میں اس وقت جولائی تا جون (ایک سال) درج ذیل ٹیکنیکل کورسز پڑھائے اور سکھائے جارہے ہیں۔

(1)ویلڈنگ (2)الیکٹریشن (3)پلمبنگ (4)اے سی وفریج (5)ڈیزل میکنک (6)آٹو میکنک پٹرول(7)کارپنٹر (8)کمپیوٹر کورس

شرائط داخلہ یہ ہیں :

(1) امیدوار کا آٹھویں پاس ہونا ضروری ہے۔(2)داخلہ فارم کی ہرطرح تکمیل کر کے 30 جولائی 2016 تک پرنسپل دارا لصناعت قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک یا ای میل پہنچادیں۔بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء کے لئے امیر جماعت/صدر جماعت کا تصدیقی خط ہونا ضروری ہے (3)ہوسٹل کی سہولت صرف 40 طلباء کے لئے ہے۔اس سے زائد طلباء کو رہائش وطعام کا خود انتظام کرنا ہوگا(4)کورس ایک سال کا ہے لہٰذا جس ٹیکنیکل کورس میں داخلہ لینا ہو اس کی فیس یکمشت یا دو قسطوں میں ادا کرنا ضروری ہے۔(مزید معلومات بذریعہ فون حاصل کی جاسکتی ہیں)(5)امیدوار کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دینا ضروری ہے۔اجازت ملنے کی صورت میں 31 جولائی 2016 سے پہلے پہلے اپنے خرچ پر قادیان پہنچ جائیں۔

داخلہ فارم کے ساتھ ضروری کاغذات منسلک کریں (Self Attested)

(1)پرسنل میڈیکل فائل جس میں Blood Group اور خاص قسم کی الرجی یا بیماری کا ذکر ہو (2)جماعتی شناختی کارڈ(3) اسکول سرٹیفکیٹ (4)ووٹر کارڈ/آدھار کارڈ (5) تین عدد فوٹو(6)صدر جماعت یا قائد علاقائی کا تصدیقی خط ساتھ لانا ضروری ہے۔

نوٹ: جن طلباء کا داخلہ فارم یا Documents درست نہ پائے جائیں گے یا اگر کسی طالب علم نے دفتر دارالصناعت یا ہوسٹل کے قواعد کی خلاف ورزی کی تو اسے فارغ کردیا جائے گا۔

داخلہ فارم بذریعہ اِی میل (darulsanaat.qadian@gmail.com) منگوایا جاسکتا ہے۔

فیس ودیگر معلومات کے لئے رابطہ کریں۔ پرنسپل:8054442212 آفس:01872222910

(منور احمد مبشر پرنسپل دارالصناعت قادیان)

Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service

Study Abroad

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association , USA.

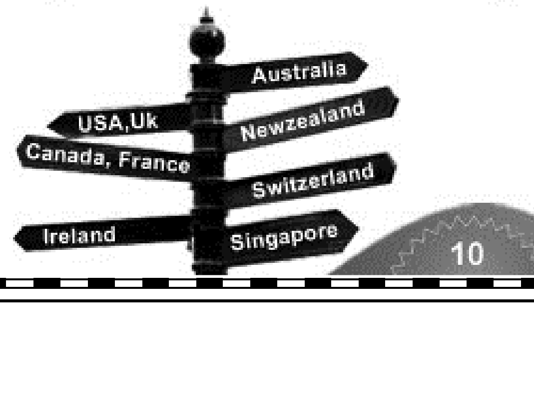

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7870: میں جیسنا پی کے زوجہ مکرم وی پی منصور احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی،ساکن vettrapparakkal house ڈاکخانہ pallipuram ضلع palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 136 گرام 22 کیریٹ،حق مہر وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے شوکت علی الامۃ: جیسنا پی کے گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7871: میں سرینہ لقمان ایم زوجہ مکرم لقمان حکیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی،ساکن house moorkkathazhath ڈاکخانہ pallipuram ضلع palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 110.70 گرام 22 کیریٹ (بشمول 24 گرام زیور طلائی بطور حق مہر)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے شوکت علی الامۃ: سرینہ لقمان ایم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7872: میں اعجاز احمد میر ولد مکرم عبد الحمید میر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن سرائے طاہر (حلقہ دارالانوار) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19راپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مصباح الدین نیر العبد: اعجاز احمد میر گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر 7873: محمد مبشر یاسین ولد مکرم محمد تحسین پرویز صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1993،موجودہ پتہ: احمدیہ مسلم مشن، بجرنگ پورا، اٹارسی، ہوشنگ آباد، (ایم.پی)، مستقل پتہ: عبد الحمید نگر، بابا نگر والی گلی، اٹارسی (ایم.پی)، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رمارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: تفضّل حسین العبد: محمد مبشر یاسین گواہ: شیخ طیب

مسل نمبر 7874: میں ندیم احمد ایم.ایس ولد مکرم سید علوی صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن house padath mullath ڈاکخانہ nellur venga پوسٹ آفس chelakara ضلع thrissur صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رجولائی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی.ریاض احمد العبد: ندیم احمد گواہ: غلام احمد

مسل نمبر 7875: میں صالحہ کے زوجہ مکرم سید علوی ایم.ایم صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن house padath mullath ڈاکخانہ nellur venga پوسٹ آفس chelakara ضلع thrissur صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رجولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) زیور طلائی کل وزن 40 گرام (22 کیریٹ)، (2) 8 گرام (22 کیریٹ) سونا بصورت حق مہر وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید علوی الامۃ: صالحہ کے گواہ: پی.اے.غلام احمد

اعلان نکاح

۞ عزیزہ ثانیہ ناہید صاحبہ بنت مکرم وسیم احمد صاحب لاڈجی آف یادگیر کا نکاح مکرم محمد عبد القدوس صاحب لاڈجی ابن مکرم محمد عبد المقتدر صاحب لاڈجی آف یادگیر کے ساتھ مبلغ -/1,01,151 روپئے حق مہر پر مورخہ 9رمئی 2016 کو مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے فلک نما، حیدرآباد میں پڑھایا۔رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم شعیب احمد طاہر صاحب لاڈجی ابن مکرم محمد عبد المقتدر صاحب لاڈجی آف یادگیر کا نکاح عزیزہ امۃ الشکور علینہ صاحبہ بنت مکرم نعیم الہ دین صاحب حافظ بابا نگر حیدرآباد کے ساتھ مبلغ -/1,01,151 روپئے حق مہر پر مورخہ 7رمئی 2016 کو مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے فلک نما، حیدرآباد میں پڑھایا۔رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دعا

۞ مکرم محمد اکبر صاحب معلم سلسلہ ضلع ایسٹ گوداوری کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10رجنوری 2016 کو شادی کے سات سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام محمد طلحہ احمد تجویز فرمایا ہے۔نومولود کی صحت وسلامتی، درازی عمر، نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(جاوید احمد، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر ارشدہ خاتون نے BHMS امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔عزیزہ کو International Merit Hunt in Homeopathy کے تحت Allen Nobel Award سے نوازا گیا ہے۔عزیزہ کے روشن مستقبل اور سلسلہ کی بہترین خدمت کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(نذر الحق اسلام، انسپکٹر رسالہ انصار اللہ قادیان)

۞ خاکسار کی پوتی عزیزہ خافیہ ایوب بنت مکرم ایوب علی خان صاحب انچارج مبلغ لدھیانہ نے CBSC بورڈ سے امسال دسویں کلاس میں 95.5 فیصد نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔بچی مکرم ابراہیم خان صاحب مرحوم آف سورو (اُڈیشہ) کی پوتی اور مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم آف بھدرک (اُڈیشہ) کی نواسی ہے۔بچی کے روشن مستقبل اور پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (آسمہ بیگم اہلیہ مکرم محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم قادیان)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian

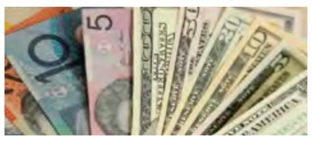
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprítor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

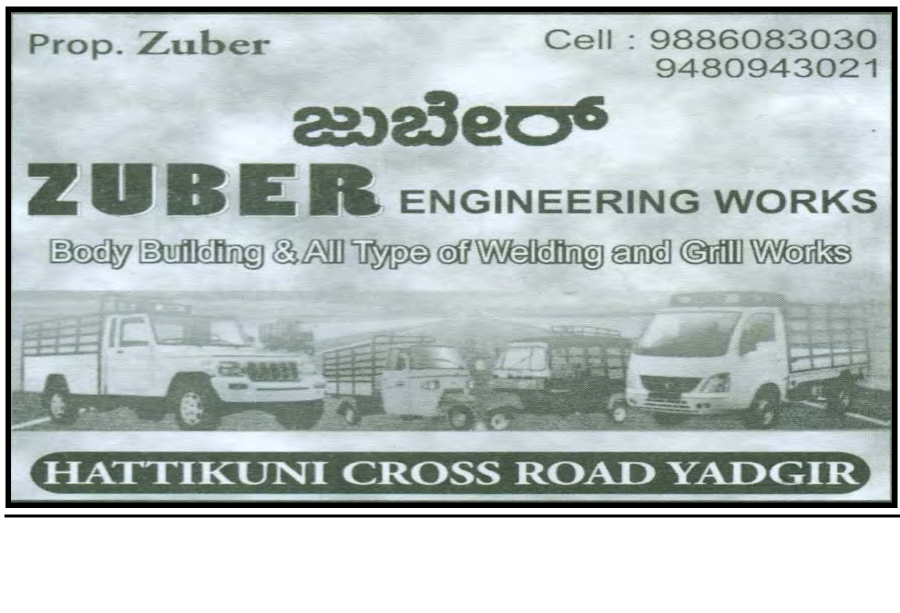

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

یہ بھی ذکر کر دوں بلکہ بڑا اہم ذکر ہے کہ ایم۔ٹی۔اے کی سہولت ہمیں مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یورپ میں اور افریقہ کے بعض ممالک میں تو جمعہ کا وقت بھی ایک ہی ہے اس لئے ایک وقت جب ہے تو پھر خلیفہ وقت کا خطبہ سننا چاہئے۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کہ اس نے اس سہولت کے ذریعہ جماعت کی اکائی کا ایک اور سامان مہیا فرما دیا۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں مبلغین مربیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اس دن یا اسی دن یا اگلے دن یا اگلے دن نہیں اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفہ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری تجارتیں دنیاوی کاروبار اور کھیل کود تمہیں جمعہ پڑھنے سے روکنے والے نہ ہوں۔ خاص طور پر اس زمانے میں تجارتیں بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے تمہیں زیادہ مصروف رکھتی ہیں اسی طرح تمہارے کھیل ہیں اور دنیاوی مصروفیات ہیں جو بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے وقت کی حدود کا لحاظ نہیں رکھتیں۔ ان میں تم نے یا ایک مؤمن نے بہر حال جمعہ کی اہمیت کا خیال رکھنا ہے کیونکہ ایک مؤمن کی سب سے بڑی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور یہی ایک مؤمن کی ترجیح ہونی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو آپ کی قوت قدسی کی وجہ سے مکمل طور پر پاک ہو چکے تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے زیادہ مقدم تھی اس لئے ان کے بارے میں تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کاروباروں اور کھیل کود کی وجہ سے جمعہ چھوڑتے ہوں گے۔ یہ یقینا ہمارے زمانے کی حالت کا ہی نقشہ ہے۔ مسیح موعود کے زمانے کا ہی نقشہ ہے جب دین کی ترجیح پیچھے چلی جائے گی اور دنیاوی ترجیحات سامنے آ جائیں گی۔ چوبیس گھنٹے ہی تجارتوں اور کھیل کود میں مصروف ہوں گے۔ دنیا کے فاصلے کم ہو جائیں گے۔ میڈیا کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی دنیا کی جگہ جگہ کی جو لہو و لعب اور دل بہلاوے کی باتیں ہیں ہر وقت گھر بیٹھے مل رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت میں تم اگر اپنی ترجیحات درست رکھو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حاصل کرنے والے بنو گے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور اسی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اپنے زمانے میں 1895-96ء میں گورنمنٹ میں ایک تحریک کرنی چاہی کہ ہندوستان میں جمعہ ادا کرنے کے لئے دو گھنٹے کی رخصت ہوا کرے سرکاری دفتروں میں اور مسلمانوں سے دستخط لینے شروع کر دیئے لیکن اس وقت مولوی محمد حسین صاحب نے ایک اشتہار دیا کہ یہ کام تو اچھا ہے لیکن مرزا صاحب کے ہاتھ سے یہ کام نہیں ہونا چاہئے ہم خود اس کو سرانجام دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی نام ونمود کا شوق نہیں ہے آپ خود کر لیں۔ اور آپ نے کارروائی بند کر دی پھر لیکن وہ کارروائی آگے نہیں چلی لیکن بہر حال ایک موقع پر وائسرائے ہند لارڈ کرزن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک میموریل بھیجا جس میں ان کی خوبیوں کا ذکر کر کے اور مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی کا شکریہ ادا کر کے آپ نے اس میموریل میں مزید لکھا کہ ایک تمنا ان کی یعنی مسلمانوں کی ہنوز باقی ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ جن ہاتھوں سے یہ مرادیں پوری ہوئی ہیں یعنی وہ مسجدیں ملی ہیں وہ تمنا بھی انہی ہاتھوں سے پوری ہوگی اور وہ آرزو یہ ہے کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے۔ اس ملک میں تین قومیں ہیں ہندو عیسائی اور مسلمان۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کو ان کے مذہبی رسوم کا دن گورنمنٹ نے دیا ہوا ہے یعنی اتوار جس میں وہ اپنے مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں جس کی تعطیل عام طور پر ہوتی ہے لیکن یہ تیسرا فرقہ یعنی مسلمان اپنے تہوار کے دن سے یعنی جمعہ سے محروم ہیں۔ پھر آپ نے آگے چل کے فرمایا کہ ان احسانوں کی فہرست میں جو اس گورنمنٹ نے مسلمانوں پر کئے ہیں اگر یہ احسان بھی کیا گیا کہ عام طور پر جمعہ کی تعطیل دی جائے تو یہ ایسا احسان ہوگا جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہوگا۔

آج مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یا علماء جو ہیں نام نہاد الزام لگاتے ہیں کہ انگریزوں کا خود کاشتہ ہے لیکن انگریز حکومت کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی طرف توجہ دلائی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی اور مسلمان لیڈر کو توفیق نہ ملی اور یہ آپ کا ہی کام تھا کیونکہ یہ زمانہ جس میں اسلام کی اہمیت دنیا پر واضح کرنا اور اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کروانا تھا یہ آپ کے ذریعہ سے ہونا تھا یہ آپ کے سپرد کام تھا۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں ہمارے ہر عمل اور قول سے اسلام کی تعلیم کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے یہ رمضان جن برکات کو لے کر آیا تھا اور جو برکات چھوڑ کر جا رہا ہے اسے ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ انشاء اللہ۔ ہم نے اسلام کی عملی تصویر صرف ایک مہینہ کے لئے نہیں بننا بلکہ مستقل زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا ہے۔

پس آج ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والے بنیں گے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حق اسی طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح ایک مؤمن سے توقع کی جاتی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور جس کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ رمضان کی برکات کو ہم ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

واقفین نو کی پہلی ترجیح

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’وقف نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہئے۔ اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔‘‘ (روزنامہ الفضل 10؍جولائی 2013ء)

واقفین نو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ابھی سے تیار کریں۔

(ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں

ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر

کالونی ننگل باغبانہ، قادیان

+91-9915227821,+91-8196808703

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

R.C وَسِّعْ مَكَانَكَ: الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

RAICHURI CONSTRUCTION

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS

SINCE 1985

Office:

Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.

Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory

Chakala Andheri (East) Mumbai-400069

Tel 28258310, Mob. 9987652552

E-mail: raichuri.construction@gmail.com

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 7 July 2016 Issue No. 27

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ
جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں
ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1رجولائی 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الجمعہ کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○ وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَهۡوَۨا انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡهَا وَتَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ○

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا جب حکم دیا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ جب رمضان شروع ہوا تو ہم میں سے بہت سے سوچتے ہوں گے کہ گرمیوں کے لمبے دن ہیں اور ان میں یہ تیس روزے پتا نہیں کس طرح گزریں گے بڑی مشکل پڑے گی لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گنتی کے چند دن ہیں یہ دن بھی گزر گئے۔ فرمایا: آج رمضان کا آخری جمعہ ہے باقی پانچ یا بعض جگہوں پر شاید چار روزے رہ گئے ہوں ان چار پانچ دنوں میں بھی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی کمیاں رمضان سے پورا استفادہ کرنے میں رہ گئی ہیں تو انہیں ہم ان دنوں میں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرمائے ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں رمضان کی برکتوں سے محروم نہ رکھے۔ آج جیسا کہ میں نے کہا کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے عام اصطلاح میں جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔ عام مسلمانوں میں تو اس جمعہ کو رمضان کا آخری جمعہ سمجھتے ہوئے اور یہ تصور رکھتے ہوئے کہ اس جمعہ میں ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور اس جمعہ کی ادائیگی سے سارے سال کی چھوٹی ہوئی نمازیں اور جمعوں اور ہر قسم کی عبادتوں کی ادائیگی کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے جو اس میں شامل ہو جائے لیکن ایک حقیقی مؤمن کا یہ تصور نہیں۔ یہ ایک انتہائی غلط تصور ہے ایک احمدی اور حقیقی مؤمن کے نزدیک تو ایسی باتیں اور ایسی سوچیں دین کے ساتھ استہزاء کرنے والی چیزیں ہیں۔ ایک دفعہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضائے عمری رکھتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گذشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں ان کی تلافی ہو جائے اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فضول امر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز ترک کرتا ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کرلوں گا تو وہ گناہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔ اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو کیوں منع کرتے ہو آخر دعا ہی کرتا ہے۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرما دیا کہ یہ پست ہمتی ہے اور اگر نیت قضائے عمری کی ہے اور اس اصلاح کی نہیں ہے۔ اگر تو اس نیت سے پڑھی کہ آج میں چار رکعتیں پڑھ رہا ہوں اور آج کے بعد میری توبہ میں آئندہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتا رہوں گا تو پھر تو ٹھیک ہے۔ اگر اصلاح کی نیت نہیں ہے تو پھر ایسا شخص گناہگار ہے۔

پس جماعت احمدیہ میں تو قضائے عمری کا کوئی تصور نہیں۔ ہمارے لئے تو اگر کوئی جمعۃ الوداع کا تصور ہے تو بالکل اور تصور ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ دراصل جمعہ کو نہیں بلکہ اس مہینے کو ان بابرکت دنوں کو ہم وداع کر رہے ہیں اور جمعہ کیونکہ ہمارے بڑی تعداد میں جمع ہونے کا ذریعہ بنا ہے اور یہ اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعہ ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں۔ پس یہ ہونی چاہئے ہماری سوچ۔

حضور انور نے فرمایا: مؤمن تو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی نیکیوں کو جاری رکھتا ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے جذبات سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ تو رمضان میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔ وہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے رمضان کو الوداع کہتا ہے تو بڑے بھاری دل کے ساتھ کہ اب ہم رمضان سے رخصت تو ہو رہے ہیں لیکن ان دنوں کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رکھیں گے۔ رمضان میں جو پیاری پیاری اور نیک باتیں سیکھی ہیں ان کی جگالی کرتے رہیں گے۔ رمضان میں جو عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور کبھی ہمارے قدم تیرے قرب کو پانے کے لئے رکیں گے نہیں۔ ہم نے تو تیرے پیار کے عجیب نظارے دیکھے۔ جب ہم چل کر تیرے پاس جانے کی کوشش کرتے ہیں تو تو اپنے وعدے کے مطابق دوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے دنیاوی رشتوں کی یادوں کو تو تازہ رکھیں اور جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اس کی یاد کو بھلا دیں اور اس کے احسانات کو بھلا دیں۔ اللہ تعالیٰ کے تو احسان کرنے کے انداز بھی عجیب ہیں۔ ہر ساتویں دن جمعہ رکھ کر انہی برکات کو لینے والا ہمیں بنا دیا جو جمعۃ الوداع کے دن ملنی تھیں یا ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ ایک مسلمان جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول ہو جاتی ہے لیکن یہ گھڑی بہت مختصر ہے۔ پس آج کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی ان قرب کی گھڑیوں سے جدا نہیں ہو رہے بلکہ یہ وقت ہمیں سات دن بعد دوبارہ ملنے والا ہے۔ اگر کوئی ان نیکیوں اور ان گھڑیوں کو وداع کر رہا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہے۔ فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے جلد جلد ملنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا طریق سمجھاتے ہوئے بتایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے بشرطیکہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ پس آج ہر ایک یہ عہد کرے کہ یہ جمعہ یہ رمضان ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا ہمارے جمعوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا اور جو نیکیاں ہم نے رمضان میں کی ہیں اور سیکھی ہیں ان کو اگلے رمضان تک پہنچانے کی ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

پس عبادتوں اور نیکیوں کی طرف جو ہماری توجہ رمضان میں پیدا ہوئی ہے اس پر دوام حاصل کرنے کا ہم نے عہد کرنا ہے تا کہ اگلے رمضان کی تیاری اور استقبال کے لئے ہماری مسلسل ریہرسل اور تربیت ہوتی رہے تا کہ جب ہم اگلے رمضان میں داخل ہوں تو ایک منزل طے کر چکے ہوں اور یہاں سے پھر اگلے رمضان میں سے کامیاب نکلنے کے لئے نئے ہدف اور نئے ٹارگٹ مقرر کریں تا کہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے مزید قریب ہوں اس کی ذات کا مزید ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ فرمایا: اگر ان منزلوں کو طے کرنے کے لئے ہم صرف رمضان کا ہی انتظار کرتے رہیں تو پھر تو عمریں گزر جائیں گی اور ہمارے مقصد ہمارے گول اور ٹارگٹ شاید پھر حاصل نہ ہوں۔ پھر بھی حاصل نہ ہو سکیں عمریں گزرنے کے باوجود بلکہ ایک سال کا بے عملی کا عرصہ ہمیں پھر وہیں واپس لے آئے گا جہاں ہم پہلے دن کھڑے تھے۔ اس رمضان میں جو میں نے خطبات دیئے ہیں ان میں تقویٰ دعا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل جن میں سب سے اہم عبادت کا حکم ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد ہے اور اسی طرح ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنا اور اعلیٰ اخلاق کے مظاہرے وغیرہ کے مضامین شامل تھے۔ ان باتوں کا فائدہ تبھی ہے جب ہم ان باتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔

یہ آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا ہے۔ خاص طور پر جمعوں میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جمعہ کی اذان کی آواز سنو تو اپنے سب کام اور کاروبار بند کرو اور جمعہ کے لئے آؤ۔ اور خطبہ جمعہ بھی نماز کا ہی حصہ ہے۔ اس لئے سستی نہ دکھاؤ کہ نماز شروع ہونے تک پہنچ جائیں گے اور نماز میں شامل ہو جائیں گے بلکہ خطبہ کے لئے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں ضمناً

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Harchowal Road, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad